یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے روز ریواز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا محصولڈاک

سالانہ ششماہی

عوام سے ..... فی پرچہ للحہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للحہ عا

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کی جائینگی اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

ترکی زبان سیکھنے کی

تشنگان علم عثمانی کی خدمت میں

ترکی زبان میں ترکی کی سکونی ہے

دو چار پوسٹ کارڈ لکھنے سے بخوبی قابل ہو

نہایت مختصر صفحوں کی

ہیں بلکہ نہایت خوشخط اور مصور

ہیں جن کے دیکھنے سے

ہوگی اور سیکھنے

مینیجر اخبار وکیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL, AMRITSAR

نمبر ۳۴ | امرتسر مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر۔ مطبوعہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

سرحدی ہنگامے اور سرحدی پالیسی

عجیب معما ہفتہ گذشتہ میں سلسلہ واقعات اس خبر پر ختم ہوا تھا کہ اورکزئیوں کی جرگوں کو جنرل لوکہارٹ نے شرائط صلح سنادی ہیں جنکو انہوں نے تسلیم کرلیا ہے اس معاملہ کے متعلق ہفتہ رواں میں عجیب کیفیت معلوم ہوئی ہے کہ اورکزئیوں کو قبائل کیساتھ علاقہ کورم و سمانا کے قبائل موسیٰ زئی یا موسوزئی چمکنی وغیرہ قبائل کے جرگے بھی جنکی سرکوبی کیلئے جنرل ہل صاحب ایک پورا بریگیڈ فوج کا لیکر علاقہ مذکور میں موجود ہیں شامل تھے اور وہ بھی شرائط مذکورہ سے مستفیض ہوگئے تھے جن میں سے ایک یہ تھی کہ قبائل کو غور و فکر اور منظوری اطاعت کے لئے پندرہ دن کی مہلت دیجاتی ہے اس شرط کی بدولت موسوزئی، نومبر کو کپور تھلہ کی بکٹ کو قتل اور جنرل ہل کی فوج پر آتشباری کرنے کی باوجود سردست ۲۷ نومبر تک اور اگر شرائط منظور کرلیں تو ہمیشہ کیلئے سرکار کی عوض کشتی سے محفوظ و مامون ہوگئے ہیں پاؤنیر تو پولیٹکل افسروں کے حوالہ سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ مگر سول اینڈ ملٹری گزٹ کا بیان ہے کہ جنرل لوکہارٹ نے پیشبندی کرکے شرائط مذکورہ کی سنانے کے بعد موسوزئی وغیرہ قبائل کو یہ اشتہار دیدیا تھا کہ وہ سرکاری افواج کو ایذا پہنچائینگے تو فوج ظفر موج ترکی بہ ترکی جواب دیگی اور انکے علاقہ میں جہاں مناسب سمجھی جائیگی۔

الحاق تراہ پر بحث ۔ آفریدیوں کے قبیلہ ذکاخیل کی شورہ پشتی ترقی پر ہے اس ہفتہ جیسا کہ سلسلہ وار واقعات سے جو آگے درج ہیں معلوم ہوجائیگا۔ درہ سمن سر کے قریب غنیم شاہی فوج کو بھی نقصان عظیم پہنچانے میں کامیاب ہوا مگر اسقدر تو اُسے بھی بہت نقصان اُٹھانا پڑا غنیم کا یہ تمرد دیکھکر جنرل لوکہارٹ صاحب نے بھی رائے ظاہر کردی ہے کہ وہ سخت سزا کا مستوجب ہے اور جب تک اُسکی کافی گوشمالی نہ ہوجائے میدان سے پیچھے ہٹنا واجب نہیں ہمارے لاہوری اینگلو انڈین ہمعصر سول کی رائے نے بھی اس ہفتہ کیے بعد دیگرے

چند نقصانوں کو مشاہدہ کرکے گھبراگئی پھر پاٹا کہا ہے۔ اور وہ پچھلے چند دنوں کی اس رائے کو کہ تمام سرحدی علاقہ چھوڑ کر میدانوں کو ہٹ آنا چاہئے خیرباد کہکر پیشقدمی کی حکمت عملی کا نیم مؤید ہوگیا ہے البتہ الہ آباد کا پرچہ اس حکمت عملی کی مخالفت پر ثابت قدم ہے مگر اُسکے خاص نامہ نگار نے بھی جو مہم تراہ کے ہمراہ ہے اور جو موقعہ پر موجود ہونیکی وجہ سے پاؤنیر کے اڈیٹر کی نسبت اس مسئلہ کی ہر ایک پہلو پر بہت اچھی طرح سے غور کرسکتا ہے۔ ایک طویل مراسلت میں جو سمن سر کے پہلو واقعہ کے بعد لکھی گئی تھی میدان اور وادی تراہ کی پُرفضا موقعہ اور صحت بخش آب و ہوا کا ذکر کرکے الحاق تراہ کی تائید میں مفصل بحث کی ہے پاؤنیر اپنے نامہ نگار کی رائے سے اختلاف ظاہر کرتا ہے۔ مگر جیسا کہ ہم پچھلی ہفتہ لکھ چکے ہیں مطلب کی بات یہ ہے فوجی ضرورت و احتیاط کی بحث کو نظر انداز کرکے بالکل غیر منطقیانہ اصول پر مخالفت کرتا ہے ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے نامہ نگار مذکور کی مندرجہ بالا مراسلت مورخہ ۱۰ نومبر کا جو ۱۱ نومبر کے پاؤنیر میں شایع ہوئی ہے۔ آخری حصہ اور پاؤنیر کا جواب ذیل میں درج کرتے ہیں۔

نامہ نگار لکھتا ہے:۔ اب ہم اس سوال پر غور کرتے ہیں کہ تراہ کی قبضہ سے ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کی حفاظت پر کیا اثر پڑیگا۔ گذشتہ محاربہ افغانستان کے تجربہ سے ہم کو درہ خیبر کے کھلا رکھنے کی جو پنجاب سے افغانستان کی طرف جانے کیلئے قدرتی سڑک ہے ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ ۱۸۷۸ء میں ہمنے آفریدیوں سے معاہدہ کیا جس کی شرائط یہ تھیں کہ سالانہ مقررہ رقم وظیفہ کے عوض جو سرکار انگلشیہ انکو ادا کرتی رہیگی وہ درہ میں سے مسافروں کی حفاظت کے ذمہ وار ہونگے۔ یعنی اگر ہم کو کبھی اُس میں سے گذرنیکی ضرورت پڑی تو وہ اُسکی ہماری طرف سے محافظت کرتے رہینگے۔ معاہدہ کے مطابق "خیبر رائفل" کی پلٹن قایم کی گئی۔ اور کوہ سے اُن چوکیوں اور قلعوں میں جو سرکار نے بصرف زر کثیر تیار کئے مامور کیا گیا اگست ۱۸۷۹ء تک یہ انتظام بظاہر اچھی طرح چلتا رہا۔ گو اس عرصہ میں فوج گذرنیکی ضرورت نہ پڑنے کیوجہ سے آفریدیوں اور خیبر رائفل کی وفاداری اور آخر الذکر کی اپنے فرائض کو پورا کرنیکے متعلق قابلیت کا کوئی واقعی امتحان نہ کیا جاسکا۔ اگست گذشتہ میں جب تقریباً تمام سرحدی سرکار کے برخلاف کھڑی ہوگئی تو آفریدیوں نے بھی مفسدوں کیساتھ شامل ہوکر درہ خیبر کی چوکیوں اور قلعوں پر جنکی محافظت خیبر رائفل کی تحویل میں تھی حملہ کردیا اس پلٹن نے بعض جگہ حملہ آوروں کا معقول مقابلہ کیا۔ مگر قلعے آخر چھوڑ دیئے گئے اور پلٹن کے بعض سپاہی غنیم کیساتھ مل گئے خیبر رائفل کو اُسکی طریق عمل پر مطعون نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ جب اُنپر حملہ ہوا تو پشاور سے اُنکو کوئی مدد نہ دیگئی ..... آفریدیوں نے علی مسجد اور لنڈی کوتل کے قلعوں کو فتح کرلیا اور ہمارے رعب و اقتدار کو سخت صدمہ پہنچا۔ اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ وظیفوں کا دستور آخر میں بہت مہنگا پڑتا ہے کیونکہ اُسکے انجام میں کارآمد ہونیکا یقین نہیں ہوتا۔ اگر خیبر

کے قلعوں میں باقاعدہ سرکاری فوج متعین ہوتی تو غالب خیال ہے کہ ہمکو یہ دقتیں لاحق نہ ہوتیں۔ وہ برابر ہماری قبضہ میں رہتا اور اسقدر دولت اور جانیں ضائع نہ کرنی پڑتیں جب آفریدیوں نے درہ مذکور کی نسبت اپنے اقراروں کو پورا نہیں کیا تو انپر یہ اعتبار کیسے کیا جاسکتا ہے کہ ہم اُنکے علاقہ کو چھوڑ کر چلے آویں تو وہ کسی نازک موقعہ پر بیمانہ اور دیگر اطراف کی ہماری چوکیوں پر یورش کرنیسے محترز رہینگے۔ علاقہ کو چھوڑ کر آنیکے بعد ہماری ہاتھ میں اُن کی نیک چلنی کیلئے کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔ اگر خیبر میں شاہی افواج مقیم رکھنے کا فیصلہ ہوا جیسا کہ بالغلب وجوم ہوگا تو تراہ پر بھی قابض رہنا نہایت ہی مفید ہوگا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو درہ میں سے گذرتے وقت ہماری فوجیں تراہ اور وادی بازار کے شورہ پشت باشندوں کے ہاتھوں ہمیشہ مخدوش حالت میں رہینگی۔ برعکس اس کے اگر تراہ اور خیبر دونوں پر قبضہ رکھا گیا تو ہمارا سلسلہ آمد و رفت بالکل مامون و مصئون ہوگا۔

"اس امر کو آجکل بالعموم تسلیم کیا گیا ہے کہ روس کیساتھ لڑائی پیدا ہو جانیکی صورت میں ہماری حکمت عملی یہ ہوگی کہ اُسکا مقابلہ ہندوستان کی حدود سے باہر کیا جائے بہرکیف یہ لازمی امر ہے کہ اُسوقت ہم ایسی حالت میں ہوں کہ قبل اسکے کہ روس قندہار یا کابل کو لے ہم پیشدستی کرکے ان دونوں مقاموں پر قابض ہوسکیں۔ قندہار کو تو کوئٹہ کے قبضہ کی بدولت ہم ضرورت پڑنے پر بہت جلدی لے سکتے ہیں۔ اور وادی کورم کے قبضہ کی طفیل کابل بھی اسیطرح ہماری زد میں ہے۔ مگر تاوقتیکہ آفریدیوں کی خاموش رہنے کی طرف سے اطمینان نہ ہو نہ درہ خیبر اور نہ ہی کورم کا راستہ محفوظ شمار کیا جاسکتا ہے۔ اور خواہ کونسا راستہ اختیار کیا جائے ہم کو بیس آف آپیریشن دصدر مقام قاعدۃ الجیش، بہت دور (یعنی پشاور یا کوہاٹ) قائم کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر تراہ پر قبضہ کر لیا جاوے تو نقشہ بالکل بدل جاتا ہے۔ میدان میں نہایت ہی محفوظ چھاؤنی ڈالی جا سکتی ہے۔ اور موجودہ ریلوی سلسلوں سے وہانتک چھوٹی پٹڑی کی لائین بنا دینے سے وہ کوہاٹ اور پشاور سے بہت آگے نہایت عمدہ صدر مقام بن سکتا ہے۔ تراہ جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں نہایت ہی زرخیز ملک ہے جو فوج کی تمام ضروریات وہاں بہم پہنچ سکتی ہیں۔ اور وہاں سے کورم اور خیبر تک آسانی عمدہ سلسلہ آمد و رفت قایم کیا جاسکتا ہے۔ پس مغرب کی جانب افغانستان سے تراہ کو کوئی راستہ نہیں آتا اسلئے اُسپر افغانستان کی طرف سے حملہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر تراہ میں فوج تقسیم کیجائے اور اگر ہندوستان پر حملہ کرنیوالا خیبر یا کورم کے راستہ ہند میں داخل ہونیکی کوشش کرے تو تراہ کی فوج جو ایک جانب یا دونوں جانبوں پر ہی کارروائی کر سکتی ہے پہلو پر سے حملہ آور ہوکر اُسے سخت نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اور اُسکو اپنے لئے مطلقاً یہ خطرہ نہیں ہوگا کہ غنیم اُسکا تعلق ہندوستان سے منقطع کر سکیگا۔ کیونکہ اُسکے پاس اور بھی کئی راستے باہمی آمد و رفت نامہ و پیام کیلئے موجود ہونگے۔ میں الحاق تراہ پر محض الحاق کی خاطر زور نہیں دیتا بلکہ موجودہ صورتیں حالات موجود الوقت اسکا تقاضا کر رہی ہیں۔ اگر ہم اب اُسے ملحق نہ کرینگے۔ تو چند سال بعد ہمیں مجبوراً ایسا کرنا پڑیگا۔ جو کچھ سندہ اور پنجاب کی کیفیت ہوئی ہے وہی بالضرور تراہ کی اور غالباً تا بہ حدود ہندوکش خود افغانستان کی بھی ہوگی (یعنی اسپر بھی مجبوراً قابض و متصرف ہونا پڑیگا) غالباً الحاق پر یہ حجت اُٹھائی جائے کہ اس غرض کے لئے جو مزید فوجیں درکار ہونگی ہندوستان اُنکا خرچ نہیں برداشت کر سکتا گرمیری رائے میں بمشکل ہی کسی زائد فوج کی ضرورت پڑیگی ہندوستان اور بالخصوص مدراس میں کئی ایسی چھاؤنیاں ہیں جہاں فوج کی کوئی ضرورت نہیں علاوہ بریں تراہ چھاؤنی ڈالنے پر پشاور اور راولپنڈی میں اسقدر فوجیں رکھنے کی احتیاج نہیں رہیگی۔ یہاں کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے۔ عمارتوں کے لئے نہایت خوبصورت موقعے موجود ہیں پانی افراط اور عمدہ پکانے کا پتھر اور لکڑی بافراط۔ مشق و قواعد کیلئے وسیع اور کشادہ میدان۔ اور ملک ایسا زرخیز اور بارور ہے کہ قبضہ کے اخراجات آسانی نکل سکتے ہیں۔"

پادشیر اسپر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ "ہمارے نامہ نگار کی تحریر اس لحاظ سے بیشک دلچسپ ہے کہ وہ مہم تراہ کی فوج اور سرحد کے فوجی اور پولیٹیکل افسروں کی رائے اور عندیہ ظاہر کر رہی ہے جو گورنمنٹ ہند پر اس حکمت عملی کو اختیار کرنیکے لئے زور دے رہے ہیں۔ نامہ نگار نے الحاق کے جو فوائد بتائے ہیں انہیں سرسری نگاہ سے دیکھنے پر بلاشبہ منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ مگر بنظر غور دیکھنے پر اُس کی تحریر کا کل لب لباب یہ رہتا ہے کہ میدان فوجی چھاؤنی کیلئے نہایت مناسب مقام ہے اور کہ یہ انل سے مقدم ہو چکا ہے کہ سندہ اور پنجاب کی طرح تراہ اور تا بہ ہندوکش افغانی علاقہ پر بھی ہمیں مجبوراً قابض ہونا پڑیگا ہم تسلیم کر لیتے ہیں جیسا کہ پیشقدمی کے موید قائلان تقدیر کا بیان ہے کہ "تقدیر کے نہ ٹلنے والے احکام" کا یہی منشا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس معاملہ کو قسمت پر ہی کیوں نہ چھوڑ دیا جائے۔ اور کیوں تضاد قدر کو احکام کو اُنکے پورا کرنیکے لئے اپنی طرف سے بھی مدد دیجائے؟ اس مسئلہ پر بحث کرتے وقت چند دن ہوئے ہمنے بیان کیا تھا کہ ابھی تک کوئی ایسی صورت درپیش نہیں آئی جس سے الحاق کے بغیر کسی اور طریق سے سرحد کا انتظام کرنا ناممکن ہوگیا ہو۔ علاوہ بریں ہمنے رائے ظاہر کی تھی کہ ہندوستان پیشقدمی اور الحاق کا خرچ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔"

اسکے بعد ہمعصر موصوف ملک کی زرخیزی وغیرہ سے قبضہ کا خرچ نکل آنے کی امید کو موہوم ثابت کرنیکی کوشش کرتا ہے الغرض بدستور سابق اپنے اُسی بیان کے مطابق جسکی طرف وہ خود بھی اشارہ کرتا ہے۔ جسکا مفصل جواب ہم نے پچھلے ہفتہ کے اخبار میں دیا تھا وہ فوجی ضرورت اور پیشبندی کے مسئلہ کو جسکے سامنے کل مالی اور تمدنی لمحوظات ہیچ ہیں اور ہونے چاہئیں شرب کے گھونٹ کی طرح پیکر پھر پھر اکر پھر اسی مالی استطاعت کی بحث پر آگیا ہے۔ اسلئے ہمیں مجبوراً ہفتہ گذشتہ کی تحریر کا حوالہ دیکر یہ سوال کرنا پڑتا ہے کہ اگر حفاظت ملک اور سلطنت کے لئے بھی روپیہ بہم نہیں پہنچایا جاسکتا تو ثروت و دولت انگلشیہ پر اسقدر نازکیوں کیا جارہا ہے اور وہ اور نیز ہندی مہاجنوں اور دھنوتی پرشادوں کا کئی ارب اندوختہ روپیہ کس مصرف کے لئے ہے اور اگر ایک چھوٹے سے علاقہ کیلئے فوج بہم نہیں پہنچ سکتی تو تاج برطانیہ کی یہ ۳۵ کروڑ رعایا کس مرض کی دوا ہے۔ روس آٹھ کروڑ آبادی رکھنے کے باوجود ۲۵ لاکھ فوج نظام ۱۳ لاکھ بجنگی قواعد دان اور ۷۰ لاکھ نیم قواعد دان ردیف فوج رکھی اور باوجود مفلس ترین یورپین سلطنت کہلانے کے عظیم الشان بحری طاقت کی معمولی اور غیر معمولی اخراجات اور ہزارہا میل لمبی فوجی ریلوں کے مصارف خطیر کے ماسوا اسقدر جرار فوج کا خرچ برداشت کرکے۔ اور فتح ہندوستان کی ہوس خام میں ہزاروں کوس کے لق و دق جنگل ریگستان دریا کوہسار عبور کرتا ہوا تیس برسوں میں چترال اور ہرات تک پہنچ جائے اور دنیا کی متمول ترین سلطنت اور بھی کسی غیر پر نہیں محض اپنی مجبوری کی محبت پر ہندوستان کے میدانوں میں پچاس برس کے عرصہ میں دس کوس پر تک مستقل قبضہ نہ کر سکی۔ کیا کل دنیا یا کم از کم جنگجو سرحدی قبائل اگر اسکو سلطنت کی کمزوری پر محمول کریں تو کیا غلطی پر کہی جاسکتی ہیں اگر میدانوں پر ہی اکتفا کیا جاتا تھا اور دریائے سندھ کافی قدرتی روک تھا تو ۱۸۴۲-۴۹ء میں اور ۱۸۷۸-۸۰ء میں افغانستان پر پے در پے کیوں فوج کشیاں کی گئیں۔ اور اب ہر سال سرحدی مہموں میں کس غرض کیلئے بھیجی جاتی ہیں۔ اور کیا کوئی دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ اس کروڑہا روپیہ کے صرف اور ہزاروں جانوں کے تلف کرنیسے خس برابر بھی فائدہ پہنچا ہے۔ بلکہ یہ محاربے اور ہمیں غیر مستقل پالیسی کیوجہ سے اخلاقی لحاظ سے اُلٹا سخت نقصان پہنچانے کا باعث ہوئی ہیں۔ اگر ہم ۱۸۴۲-۴۹ء کے محاربہ میں افغانستان کو فتح کرنیکے بعد انتظامی اور مالی دقتوں سے یا متلون مزاج مشیروں کی مشوروں سے مجبور ہوکر واپس نہ چلے آتے۔ تو روس ترکستان میں ایک انچ زمین پر قابض نہ ہوسکتا لیکن اسوقت پنجاب کی سکھ سلطنت راستہ میں حائل ہونیکی وجہ سے گورنمنٹ کو افغانستان کو مدامی قبضہ سے مہاتمی کر چلنے پر اگر معذور بھی سمجھ لیا جائے تو ۱۸۷۸-۸۰ء کے محاربہ کے بعد پھر بھی غلطی کر دینے کے جواب میں کوئی معقول عذر پیش نہیں ہوسکتا۔ اگر اسوقت گورنمنٹ افغانستان پر مدامی قبضہ کر لیتی تو نہ چینی ہمارے معاون و رفیق یعقوب بیگ اتالیق غازی اور نہ روس ہمارے خیر خواہ تقی ترکمانوں کو نیست و نابود کر سکتا۔ اور نہ آخر الذکر سلطنت کی حدود ہماری حدود کے نزدیک پہنچ سکتیں اور نہ ہر سال سرحدی مہموں پر اسقدر روپیہ ضائع کرنا پڑتا۔ یہ درست ہے کہ افغانستان میں تسلط بٹھانے پر بہت دقتوں کا سر اُٹھانا پڑتا۔ مگر روس اس سے زیادہ خود سر علاقوں کو تابع فرمان کر چکا ہے ۱۸۷۹ء سے لیکر آجتک ہم جسقدر روپیہ اور جانیں سرحدی معرکوں میں ضائع کر چکے ہیں اُسکے عشر عشیر میں ہمارا پورا اقتدار کل افغانستان میں قایم ہو جاتا۔ مگر خیر مضے ما مضے۔ اب بھی اگر گورنمنٹ معاملہ فہم اور دور اندیش مدبروں اور افسروں سے جو سالہا سال کا تجربہ رکھتے ہیں کام فرما ہوکر تراہ اور وادی ٹوچی

وغیرہ نو مفتوحہ سرحدی علاقوں پر مدامی قبضہ کرنیکا فیصلہ کردی تو کسیقدر تلافی مافات ہوسکتی ہی ورنہ کروڑہا روپیہ اور سینکڑوں جانیں تلف کرکے اور کئی زیتوں سے پانچسو رائفلیں اور تیس ہزار روپیہ آفریدیوں سے ایکہزار رائفلیں اور پچاس ہزار روپیہ اور معاوضہ نقصانات لیکر واپس ہٹ آنا کوہ کندن و کاہ برآورد ن اور سرکار کا اقبال و رعب کو سرحدیوں کی نگاہ میں سخت صدمہ پہنچانا ہوگا۔ ہم اسمعاملہ پر زیادہ بحث کرنا نہیں چاہتے کیونکہ پاؤنیر کو خود اُسی کا ایک نامہ نگار "کامل علاج" کے فرضی نام سے ۱۴ نومبر کے پرچہ میں تقریباً انہی دلائل کو پیش کرکے جو ۱۱ نومبر کے وکیل میں درج ہیں دندان شکن جواب دیچکا ہی جسکا جواب الجواب ابتک ہمعصر موصوف کی طرف سے کوئی نہیں دیا گیا اور جبتک اُسکے جوابی دلائل معلوم نہ ہولیں زیادہ بحث فضول ہے۔ ہفتہ رواں کے سرحدی واقعات سلسلہ وار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

لبرل فریق کی رائے لارڈ ری سابق گورنر بمبئی و ممبر دارالامرا نے بمقام کوئسٹن تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سرحدی مسئلہ کا قطعی فیصلہ گورنمنٹ برطانیہ کریگی نہ کہ گورنمنٹ ہند لبرل فریق ایسی ہر ایک پالیسی میں جو سرحدی سڑکوں اور آمدورفت کی راستوں کی اجرا اور توسیع کو متعلق ہو اور جنکے کھولنے میں فوجی کارروائی اور قبائل سے پھر مخالفت کرنیکی ضرورت نہ پڑی لارڈ جارج ہملٹن وزیر ہند کی پوری تائید کریگا۔

گارڈن ہمے لینڈرز رجمنٹ کیلئے چندہ ۲۰۔ اکتوبر کو بمقام درگا ہی کمال بہادری دکھائی تھی ولایت کے ایک متمول نے ایکہزار پونڈ چندہ دیا ہی یکم نومبر کے شنجون بمقام درہ ارہنگا میں کارتوسوں اور خچروں کے علاوہ جو روپیہ آفریدی لوٹ لیگئے تھے۔ اُنکی مقدار پچاس ہزار بتائی جاتی ہے۔

وادی درن تیسرا بریگیڈ زیر کمان جنرل کمپسٹر ۱۳ نومبر کی صبح کو کمپ میدان سے وادی درن کو روانہ ہوا۔ ۱۴ اُنکا کسیکا مقابلہ نہ کیا۔ ملا سعید اکبر کا مکان جلایا گیا اور وافر چارہ و غلہ دستیاب ہوا۔ جنرل ہارٹلے نے ۱۳ نومبر کو اطلاع دی کہ میجر ڈورین کے ماتحت جو فوج فراہمی غلہ و چارہ کیلئے بھیجی گئی تھی۔ وادی مستورا کے قریب کئی سو آفریدیوں نے اُسپر سخت حملہ کیا جو نقصان کثیر کیساتھ پسپا کردیئے گئے

ہمارا ایک کپتان انگریز سخت اور ایک انگریز میجر خفیف زخمی ہوا۔ اور نیز دو گوری اور دو دیسی سپاہی مجروح ہوئے۔ ۹ نومبر کے معرکہ سرن میں غنیم کے ۵۵ قتل اور ۸۰ زخمی ہوئے تھے۔

ملا مستانہ دیوانہ ملا کے خبر میں پہنچنے کی خبر غلط ثابت ہوئی ہی۔ جنرل ہنڈ کا بریگیڈ ابھی تک بارا میں مقیم ہے۔ اس فوج کو امید تھی کہ جنرل کمپسٹر ۱۴ کو وادی درن میں پہنچنے پر برقی آئینوں سے فوج مذکور سے نامہ و پیام کریگے۔ مگر اُسکی کوئی علامت نہ دیکھی گئی۔

وادی ٹوچی کل مداخیلی ۱۴ نومبر کو واپس آگئی سترہ کے سترہ مجرم ملکوں نے بھی اپنی تئیں سرکار کے حوالہ کردیا ہے۔ اکثر دوسری ملک قبائل کو لانے کیلئے پہر افغانی علاقہ میں گئی ہیں۔ چھٹی بنگال انفنٹری بیماری کے باعث ہندوستان کو واپس آگئی ہے دو گورہ رجمنٹیں بھی واپس آرہی ہیں۔

سرکاری فوج کی حالت تراہ میں سول کا نامہ نگار ۱۰ نومبر کو یعنی سرن کے سرواقعہ سے پہلے مندرجہ ذیل حالات تحریر کرتا ہی "ہم سب کو خیال تھا کہ مقابلہ عظیم کے بعد ایکدفعہ تراہ میں داخل ہوتے ہی مزاحمت کافور ہوجاویگی مگر ہوا اسکے بالکل عکس۔ جب فوج نے سمپاگلہ کے لینے کے لئے وڈ ٹوڈ ہیں فوج نے خاکہ اڑا آفریدیوں پر ضبح مگر آپکی فوج کا جمکر مقابلہ کرنا صریح حماقت ہی۔ چنانچہ اُنھوں نے فی الفور متفرق طور پر لڑائی کرنیکا دتیرہ اختیار کرلیا۔ یہ امر گو اُنکی کمال ذہانت پر دلالت کرتا ہی مگر ہمارے لئے سخت ایذا رساں ہے۔ ہمارا منشا تھا کہ دو چار معرکوں میں اُنکی ترکی تمام کرکے اس کمبخت کا تصفیہ کردیتے۔ ہم حتی الامکان ملک کی پیداوار پر گذارہ کررہے ہیں۔ ہر صبح چارہ وغیرہ کیلئے کسی نہ کسی طرف کچھہ فوج بھیجی جاتی ہے۔ اُسکی حفاظت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور کچھہ عرصہ کیلئے کل کارروائی حسب مراد ہوتی ہے خچر والے دیہات میں گھسکر چوزی پکڑنے چرخی کی گٹھے باندھنے اور غلہ کے کھتے کھودنے اور چھتوں کی کڑیاں کھینچنے میں مصروف ہوجاتی ہیں۔ اور اس اثنا میں سفرینا کے سپاہی برجوں کے نیچے ڈائنامیٹ رکھکر اُنکو اُڑا دیتے ہیں۔ اتنے میں دو چار گولیوں کی آواز آتی ہے۔ اور دیدبان فوج اُنکے جواب میں بارھہ چلاتی ہی۔ کمان افسر خیال کرتا ہے کہ دشمن آگیا ہے اور چونکہ اُس سے لڑائی کرتے ہوئے واپس ہٹنا پڑیگا۔ اسلئے سات سو خچروں کا قافلہ تب ہی بخیریت شام تک کمپ میں پہنچیگا۔ اگر ابھی سے واپس ہونا شروع کردیا جاوے۔ الغرض افراتفری میں خچروں کو لادکر اور برجوں کو اُڑا کر فوج مراجعت شروع کرتی ہے اسوقت چاروں طرف گولیاں پڑنی لگ جاتی ہیں تعداد میں تو زیادہ نہیں ہوتیں مگر خطا کم جاتی ہیں خچروں کو جلدی جلدی ہانکا جاتا ہے اور توپوں کو قرینہ وار کرکے گولہ باری شروع کردی جاتی ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دشمن کی تعداد کیا ہی خواہ نو ہوں یا نوسو ہیں فاصلہ پر صرف دھواں سا اُٹھتا دکھائی دیتا ہی۔ اور کبھی دو چار آدمی اِدہر اُدہر پھدکتے نظر آجاتے ہیں۔ قصہ مختصر ہماری طرف سے اندھا دھند گولیاں اور گولے چلائے جاتے ہیں۔ زد کی سامنے دکھائی کوئی نہیں دیتا۔ جوں جوں کمپ نزدیک ہوتا جاتا ہی دشمن کی دلیری میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور اگر موقعہ اُنکے مناسب حال ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہی تو وہ کسی نہ کسی پہلو پر سی اسباب پر حملہ کرکے چند ایک درماندہ مقتولوں کو قتل اور خچروں کو اڑا لیجاتے ہیں۔ اور آخر میں نتیجہ بدستور سابق ہوتا ہی یعنی عوض کشی کیلئے آفریدیوں کی طرف ہمارا حساب اور بڑھ جاتا ہے اور ہمارے سپاہیوں کی تعداد و طاقت کم ہوجاتی ہی وہ اپنے زخمیوں اور مقتولوں کو حتی الامکان ساتھہ لیجاتے ہیں اپنے علاقہ میں اسطرح کی لڑائی میں اُنکو کمال مہارت حاصل ہی اپنی بندوقوں کی زد وہ عجب درستی سے معلوم کرلیتے ہیں اور بیصبری اور بیقراری کی بجائے مناسب موقعہ اور محل کیلئے قابل تعریف صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں۔"

مہم تراہ میں، اگورہ رجمنٹیں شریک کار ہیں۔ غدر کے بعد اسقدر گورہ فوج کبھی ایک دفعہ کسی معرکہ میں شریک نہیں ہوئی تھی۔

مداخیلیوں کو ان شرائط پر معافی دی جائیگی۔ دسہزار روپیہ جرمانہ۔ میزار میں جسقدر رائفلیں اور اسباب لوٹا گیا وہ واپس کریں یا اُسکی قیمت دیں سترہ سرغناؤں کے علاوہ چار دیگر ملک حوالہ کریں اور آئندہ نیک چلنی کے لئے بیس یرغمال سرکار کی پاس رکھیں۔

لارڈ سالسبری وزیر اعظم نے ۱۷ نومبر کو بمقام لنڈن کنسرویٹو ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی تمام قوموں کی جاں نثاری اور بے نظیر وفاداری کی نہایت تعریف کی اور اسکے ساتھہ ہی نواب وائسرائے کی کمال صفت و ثنا کی کہ اُنھوں نے اپنے بلند منصب کے شایاں شجاعت و استقلال ظاہر کیا۔ لارڈ ممدوح نے اُن تمام مدبروں کو سخت زجر و توبیخ کی ہی جو گورنمنٹ پر بدعہدی کا الزام لگاتے ہیں اور جنہوں نے اپنے ملک پر بہتان باندھنے کے نادم ہوکر اُن قومیں میں تفرقہ پیدا کردیا ہے جنکو متفق رکھنا انگلستان کا منصب اور نیز اُسکی خواہش ہی۔

علاقہ سماناکی زبردست قلعہ دوابہ پر حملہ کرنیکا ارادہ رکھتے تھے۔ مگر اُسکی مضبوطی اور فوج متعینہ کی کثرت کیوجہ سے اُنکو جرأت نہ پڑی۔ قزاق چپکائی وفاداری میں ثابت قدم ہی۔ وہ ۱۵ نومبر کو اپنے گاؤں سے کپتان کپل کے ملنے بمقام سندم آیا۔

شنواری سے براہ کہر یا تراہ میں داخل ہونیکا راستہ جس سے فوج تین دن میں بمقام مقصود کو پہنچگئی پہلے معلوم نہ تھا۔ جو راستہ تجویز کیا گیا ہوا تھا۔ اُس سے اٹھارہ دن کے بعد میدان میں پہنچا جاتا۔ مگر حسن اتفاق سے سرحدی پولیس کے ایک آفریدی جمعدار اور دو سپاہیوں نے جو چھٹی پر وطن کو گئے ہوئے تھے اپنے بھائیوں کی بدظنی اور بدسلوکی سے تنگ آکر ساتھ چھوڑ دیا۔ اور نمک ادا کرنیکے لئے جنرل لاکہارٹ کی فوج میں پہنچکر سے جنرل موصوف کے پہلے والے راستہ سے انگریزی حکام کو بتادیا یہ اسی راستہ کی طفیل تھا کہ فوج آفریدیوں کی توقع کے خلاف اسقدر جلد اُنکے سر پر پہنچگئی کہ وہ درہ ارہنگا اور سمپاگا میں مقابلہ کیلئے کافی جمعیت فراہم نہ کرسکے۔

درہ سرن سے واپسی کی قابل افسوس واقعہ مورخہ ۹ نومبر کی تحقیقات کا حکم نواب وائسرائے نے نہیں بلکہ جنرل لوکہارٹ نے اُسی تاریخ دیدیا تھا اُس رات کے خوفناک معرکہ میں سرکاری فوج کو نہ فقط نقصان پہنچا تھا بلکہ اُسی افراتفری میں کمپ کو واپس لوٹنا پڑا کہ وہ اپنے مقتولین کو بھی ہمراہ نہ لاسکی۔ اور وہ دوسرے دن میدان کارزار سے لائے گئے

گورہ فوج ہندوستان لارڈ والی سپہ سالار افواج برطانیہ نے بمقام لنڈن ۱۷ نومبر کو تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ جب تک فوج میں اضافہ نہ کیا جائے وہ اپنے فرایض کو انجام دینے سے عاجز و معذور ہی مگر جبریہ خدمت کا قاعدہ مقبوضات میں جاری نہیں ہوسکتا۔ اور میں ہندوستان میں بالکل علیحدہ فوج رکھنے کی تجویز سے قطعی مخالف ہوں

اسکا مذاق کیسا ہو سکتا ہے کہ اگر تنخواہ بڑھا دیجاتی ہے اور سپاہیوں کے پنشن یاب ہو جانے کے بعد سرکاری سول عہدے دینے جانیکا وعدہ کیا جائے تو کافی رنگروٹ اپنی خوشی سے بہم پہنچ سکتے ہیں ۔

سرن سر پر دوسرا مہیب مقابلہ - جنرل کیمپٹر کی روانگی بجانب دران کی مختصر خبر درج ہو چکی ہے - صاحب ممدوح تیسرا بریگیڈ - ۳۶ ویں سکھہ پلٹن - دو بارتیاں - دو کمپنی سفرمینا لیکر ۱۳ کو چار دن کی اقامت کا ارادہ کر کے کیمپ میدان سے دران کیطرف جو کمبر خیل کا علاقہ اور میدان سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہوئے کرنیل ایر ٹن بحیثیت پولیٹکل افسر ہمراہ تھے - انکی فوج کی دشمن سے ہر روز خفیف سے مقابلے ہوتے رہے جنمیں جانبین کا چنداں نقصان نہ ہوا - مگر ۱۶ نومبر کو جب فوج مذکور نے کیمپ کی طرف واپس ہٹنا شروع کیا تو غنیم نے جمعیت اپنی بڑھا کر تعاقب شروع کر دیا - ۱۵ ویں سکھہ پلٹن عقب پر تھی جب چار بجے شام کو قریب وہ سرن سر پر پہنچی تو دشمن کی تیزی اور سختی بہت بڑھ گئی - اسپر جنرل کیمپٹر نے ۳۶ ویں سکھہ پلٹن اور دو کمپنیاں گورہ فوج کی اسکی کمک کے لئے روانہ کیں - اور باقی فوج کیمپ کے قریب بجانب شمال ایک بلندی پر صف بستہ رک گئی کہ ضرورت پر دوسری فوج کی مدد کر سکے - اندھیرا پڑنے پر یہ فوج تو کیمپ کو واپس آگئی مگر ۳۶ ویں اور ۱۵ ویں سکھہ پلٹن اور دو کمپنیاں گورہ فوج ساری رات باہر رہیں - اور بدقسمتی سے ایک گورہ کمپنی تاریکی میں دوسری فوج سے بچھڑ کر ایک نالہ میں چلی گئی - جہاں دشمن نے بہ تعداد کثیر حملہ آور ہو کر اسے سخت نقصان پہنچایا شام کے بعد غنیم نے دست بدست لڑائی شروع کر دی - اور دس گز کے فاصلہ تک قریب پہنچ گیا - ۱۵ ویں سکھہ پلٹن کے کمانڈر کرنیل ایبٹ صاحب زخمی ہوئے - انکے بعد کرنیل ہالمز نے کمان لی - اور دشمن کے مقابلہ سے کسی قدر پیچھے ہٹکر صفوں کو درست کیا - اور پھر حملہ آور ہو کر بنوک سنگین ایک گاؤ تک تاریکی ہی میں فتح کر کے ساری رات وہاں بسر کی - اور صبح ہونے پر کیمپ میں بخیریت پہنچ گئے - غنیم لی مٹ فورڈ رائفل سے مسلح تھا - اور دس گز کے فاصلہ سے دھواں دھار آتشباری کرتا رہا - اس معرکہ میں غنیم کا بہت نقصان ہوا - جسکا ڈیڑھ سو سے کم آدمی ضائع نہ ہوئے مگر سرکاری افواج قاہرہ کو بھی نقصان کثیر برداشت کرنا پڑا - جسکی تفصیل حسب ذیل ہے :- دو لفٹنٹ جو دوسری پلٹنوں کو تھے - مگر ڈارسٹ رجمنٹ میں چلے آئے تھے قتل - ڈارسٹ گورہ رجمنٹ کے دس قتل اور آٹھ زخمی ۱۵ ویں سکھہ پلٹن میں ایک انگریز کپتان اور دس آدمی قتل اور کرنیل ایبٹ ۳ دیسی افسر اور دس سپاہی زخمی - ۳۶ ویں سکھہ پلٹن میں ۶ سپاہی قتل - دو انگریز افسر اور ۱ سپاہی زخمی - اول و دوم گورکھہ کمپنی میں ایک لفٹنٹ اور ۳ سپاہی قتل اور چار زخمی ۵ ویں کوہی بارتی میں ایک گولندار زخمی ہوا ایک گورہ سپاہی اور بھی مجروح ہوا

اسی تاریخ جنرل دسٹ ماکوٹ کا بریگیڈ کمبر خیل اور ملک دین کے دیہات کو جو دوست تصور کئے گئے تھے چارہ فراہم کرنے گیا - مگر انہوں نے یکبارگی تین طرفوں سے سرکاری فوج پر حملہ کر کے ایک کو قتل اور ۶ کو زخمی کیا - غنیم کا نقصان بہت ہوا - برفوج دو سو خچروں پر چارہ لیکر شام کو کیمپ میں واپس آگئی - جنرل کیمپٹر نے ۱۵ کو سید اکبر کا مکان جلا دیا اور اسکی سیاہ خچر کو بھی گرفتار کر لیا - کمبر خیلوں سے سرکار نے یہ رعایت کی تھی کہ اگر وہ خود چارہ بہم پہنچا دینگے تو انکو پشاور کے نرخ سے نصف قیمت دی جایا کریگی - مگر ان بدنصیبوں نے اس شاہی مراعات سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ الٹی بدعہدی کی -

۱۵ کی رات کو دشمن کی گولیوں سے کیمپ میدان میں ایک گورکھہ سپاہی قتل اور ایک گورہ زخمی ہوا - دشمن کے ۷ قتل اور کئی زخمی ہوئے - ۱۶ کی رات کو ایک اور گورہ سخت زخمی ہوا ۔

جنرل لوکہارٹ نے گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ "وادی میلن میں غنیم کی شورشی بڑھ رہی ہے - انکو خیال ہے کہ سرکاری شرائط کی تعمیل پر جبر کرانے سے پہلے ہی ہم انکا ملک (غالباً سردی کی وجہ سے) چھوڑنے پر مجبور ہو جائینگے - اس لئے میری تجویز ہے کہ ان کی سرکوبی کے لئے جابرانہ تدارک بلا توقف مزید فوراً شروع کر دیا جائے ۔"

مہم سوات کے افسر اعلے ۱۶ نومبر کو جلالہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ "دیسی فوج کے یورپین افسروں کی نسبت گورہ فوج میں مجروح اور مقتول افسروں کی اوسط گنتی زیادہ رہی ہے - یہ امر خالی از تعجب نہیں - کیونکہ گورہ فوج کے سپاہی اور افسر یکساں پوشاک پہنتے ہوتے ہیں - اور دشمن افسروں کو سپاہیوں سے تمیز نہیں کر سکتے تھے ۔"

فرانسیسی اخبار رائے دیتے ہیں کہ افسروں کے زیادہ مارے جانیکی وجہ یہ ہے کہ وہ تو فرط جوش سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور سپاہی انکا ساتھہ نہیں دیتے - اور اس طرح وہ دشمن کی گولیوں کا نشانہ بن جاتے ہیں ۔

سرن سر کی دوسری محاربہ کے بعد کوہاٹ سے مزید فوجیں کمک کے لئے جنرل لوکہارٹ نے تار منگوائی ہیں - اور غالباً پشاور کا ڈویژن بھی جو بار میں مقیم ہے وادی بازار کی طرف عنقریب پیشقدمی کریگا - کیمپ میدان ۱۸ نومبر کو جنرل سیمنز ہیڈ کوارٹر اور دوسرا بریگیڈ لیکر باغ کو گئی جو چار میل کے فاصلہ پر ہے اب اسجگہ کیمپ ڈالا گیا ہے - چوتھا بریگیڈ ۱۹ کو میدان سے باغ پہنچا - وہاں جب خیام نصب کئے جا رہے تھے تو دشمن برابر آتشباری کرتا رہا - ایک آدمی زخمی ہوا - جنرل دسٹ ماکوٹ ایکہزار خچروں پر چار لیکر ۱۸ کو کیمپ میدان میں آئے ۔

چکنیوں کو کہا گیا ہے کہ ایکہزار جرمانہ - تیس رائفلیں اور سرکاری اسباب واپس کرنے پر سرکار انکو معاف کر دے گی ۔

سرحد کے پاس جدید قسم کی بندوقیں اس کثرت سے موجود ہونے سے قیاس کیا جاتا ہے کہ غالباً چند برسوں میں وہ معمولی اور کلدار توپیں بھی بہم پہنچا لینگے - مہم چترال کے موقعہ پر عمراخاں کے قلعہ منڈاہ میں ایک قسم کی اسٹیمیٹ اور نقشے ملے تھے اور ایک یورپین کا رخانہ دار کا خط بھی دستیاب ہوا تھا جسمیں لکھا ہوا تھا کہ کیس اس اس قسم پر ان توپوں کو منڈاہ میں پہنچا سکتا ہوں ۔

سرکار نے نیل سے میراں شاہ تک چھکڑا سڑک اور میراں شاہ سے بانا تک جانوروں کی آمد و رفت کی سڑک بنا لینے کا حکم دیا ہے - خرچ کا اندازہ ۳ لاکھہ روپیہ کیا گیا ہے - چھکڑا سڑک تقریباً ۶۰ میل لمبی ہوگی جسمیں سے ۲۰ میل سرکاری علاقہ میں اور باقی سرحد پار ہوگی ۔

مہاراجا دھولپور بھی سرحد سے واپس آگئے ہیں - ۱۸ کو وہ اور مہاراجہ پٹیالہ رعیانہ میں تھے ۔

میدان کرم سے ۱۸ نومبر کو فوج ۸ بجے صبح کو روانہ ہو کر شام کو پانچ بجے باغ پہنچی - تقریباً چار ہزار آفریدی ملحقہ پہاڑیوں پر جمع تھے اور ۲۰۰ سو لیکر نوشہرہ کے فاصلہ پر سے گولیاں چلاتے رہے - ہماری پانچ آدمی قتل اور ۲۲ زخمی ہوئے دو گھوڑے بھی زخمی اور کئی خچریں ہلاک ہوئیں ۔

سوات اتمان خیلوں کے برخلاف آخر مہم کے بھیجے جانیکا حکم صادر ہو گیا - مہم میں ایک گورہ رجمنٹ ۱ دیسی پنجاب انفنٹری - ۳۵ ویں سکھہ پلٹن - ایک دستہ سواران - ایک کوہی بارتی اور ایک کمپنی سفرمینا ہوگی امید ہے کہ دشمن سخت مقابلہ کریگا - فوج چھہ دن کا راشن ساتھہ لیجائیگی ۔

۱۵ ویں سکھہ پلٹن بیماری کیوجہ سے درگاہی کو بھیجی جائیگی - اور اسکی جگہ ۳۰ ویں پنجاب انفنٹری کی ہاٹ سے منگوائی گئی ہے - ۱۹ کو کیمپ باغ میں ۴ آدمی زخمی ہوئے - اسی تاریخ سے ۲۰ ہنگامہ سے آفریدی آٹھہ خچریں ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کی اور ۳۶ خچریں اور گدھے کمشریٹ کے لیلئے

سر ولیم لوکہارٹ نے ۱۶ کو کیمپ میدان سے ان کل فوجوں کا معائنہ کر کے جو لڑائی میں شریک رہی تھیں تقریر کی کہ ہمکو ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا ہے جو دنیا بھر میں نہایت ہی عمدہ قادر انداز اور جنگجو ہونے کے علاوہ اس نہایت ہی دشوار گذار ملک کی چپہ چپہ بہر زمین سے واقف ہیں اور جو دریا پہاڑ اور نالوں سے ہر ایک طرح کا فائدہ اٹھانے کی قابلیت رکھتے ہیں ہم انپر یہ فوقیت رکھتے ہیں کہ وہ بکھر کر آتشباری کرتے ہیں اور ہم مجتمع و متصف ہو کر سلیقہ و دلیری سے آتشباری کرتے ہیں ہمکو شکستہ دل اور مایوس ہونیکی کوئی وجہ نہیں ہم جلدی دشمنوں سے پورا بدلہ لینگے - میں تمہاری ثابت قدمی شجاعت اور مردانگی سے نہایت خوش ہوں ۔

پشاور کے بریگیڈ نے آخر آگے بڑھنا شروع کر دیا ہے - وہ بارا سے روانہ ہو کر ۱۹ کو علم گو پہنچا - جو بارا سے تین میل پر ہے

بمبئی - شولاپور - پونا - سورت اور کوکن میں وبا بدستور زور پر ہے - پونا میں ۱۹ کو ایکسو نئے کیس اور ۵۹ فوت ہوئے - کوکن کے کل باشندے جو سپرد ٹیپنیں رکھی جائینگی بمبئی میں سوم و دوم درجہ کے مسافران ریل کیلئے جو طاعون زدہ علاقوں سے آئیں چھہ دن کا قرنطینہ مقرر کیا گیا ہے - خشکی کے راستوں اور دیہات سے آنیوالوں کیلئے بھی قرنطینہ کا حکم دیا گیا ہے - بنگال گورنمنٹ نے اپنے صوبہ کی سرحد پر چوکیوں کے علاوہ اسٹیشنوں کے قریب بھی ایک بہت بڑے کیمپ مسافروں کے معائنہ اور رہائش کیلئے قایم کیا ہے - ضلع جالندھر کے دونوں دیہات میں بھی ابھی وبا کی تحقیقی نہیں ہوئی - بلکہ جو مزدور موضع کھنکر کلاں کی صفائی پر مامور تھے انمیں بھی طاعون داخل ہو گئی ہے ۔

منقولات

بقیہ اسامی

سلسلہ قائم کرنیکے لئے دیکھو وکیل نمبر ۳۳ جلد ۳ مطبوعہ ۱۵ - نومبر ۱۸۹۷ء

(ابن ملجم) عبدالرحمن - یہہ اُس ملعون کا نام ہے - جس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو شہید کیا حضرت علی نے اِس کے ساتھ بہت سے احسان بھی کئے تھے +

(ابن ملک) عزالدین عبداللطیف - ایک بڑے عالم کا نام ہے - صوبہ ایدین کے تیرہ نام شہر میں بہت دِنتک درس دیا ہے - علم فقہ سے بہت مناسبت تھی - مجمع البحر میں - مشارق الانوار - منارالانوار کی شرحیں بہت محققانہ لکھی ہیں - اور یہہ سب شرحیں علماء کے نزدیک مقبول ہیں +

(ابن نباتہ) ابونصر عبدالعزیز - متنبی کے ہمعصروں میں ایک بڑا شاعر تھا - (سنہ ۳۲۶ھ) میں پیدا ہوا - اور (سنہ ۴۰۵ھ) میں انتقال کیا - یہہ مشہور شعر اُسی کا ہے :-

ومن لم یمت بالسیف مات بغیرہ + تنوعت الاسباب والموت واحد

(ابن یمین) امیر محمود بن عین الدین - یہہ ترکستان کا ایک شاعر ہے - جسکی شہرت قطعات کہنے میں بہت ہوئی (سنہ ۷۴۵ھ) میں بمقام (فرموید) انتقال کیا - یہہ دونوں اِسکے قطعہ ہیں :-

خنداں روزگار بے خردان	گر خرابی عقل آزاد اند
عقل وغم را - بہم گذاشتہ اند	در حماقت ہمیشہ دل شاد اند
ہر کجا عقل مست شادی نیست	عقل وغم ہر دو تو اماں زادند
لاف عرفان چہ گوزنی تو کہ از خویشتن نہ آگاہی	
ہمہ او باش تا توانی گفت	"لیس فی جبتی سوی اللہ"

(ابو اسحاق) حافظ شیرازی نے اِس کے وصف میں یہہ مصرعہ کہا تھا :-

شاہ فرزانہ شیخ ابو اسحاق

یہہ اصفہان کا حکمران تھا - اس خیال سے کہ ملک اشرف پر غالب آکر شیراز کو فتح کرلے - امیر مبارزالدین محمد سے لڑائی شروع کی - حالانکہ ایک مرتبہ جبکہ وہ شہر یزد میں قید ہو گیا تھا - تو امیر مبارزالدین محمد نے اسکی بہت حرمت ورعائت کی تھی - الغرض نتیجہ اِس شورش کا یہہ ہوا کہ ابو اسحاق اصفہان میں قید کرلیا گیا - اور آخر کار ایک سردار کے ہاتھ پڑ گیا اور قتل کردیا گیا - خواجہ حافظ نے یہہ دو شعر اسکے حال پر کہے ہیں :-

راستی خاتم فیروزۂ بو اصحاقی	خوش درخشید ولے دولت مستعجل بود
دیدی آں قہقہہ کبک خرامان حافظ	کز سپنجۂ شاہین قضا غافل بود

(ابو اسحاق شیرازی) بسحاق - شیرازی کا ہمعصر ایک شاعر ہے - جس کے اشعار کہانیوں کے متعلق ہوا کرتے تھے - مشہور شاعروں کے اشعار کو اپنے مذاق کے موافق تضمین بھی کیا کرتا تھا - حافظ کی اِس غزل کی :-

انانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند

مطلع کو اِس طرح تبدیل کیا :-

گیسپانراں سحر چو سر کلہ وا کنند آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند

مشہور ہے کہ حافظ شیرازی نے اِس زمانہ کے عارف باللہ شیخ نعمت اللہ سے اپنی یہہ شکایت کی شیخ نے بسحاق کو طلب فرماکر کہا کہ تو اپنے انکار کو کہانوں کے بیان میں کیوں صرف کیا کرتا ہے - جس کے جواب میں اُسنے عرض کیا - کہ حافظ اور اُنکی مانند شاعر تو جمال خوباں کی تعریف کیا کرتے ہیں - اور نیازمند نعمت اللہ کی - یعنے خدا کی نعمتوں کی - جس پر آپ مسکراکر خاموش ہو رہے +

(ابوالاسود الدولی) ظالم بن عمر - تابعین عظام میں سے ہیں - اور بڑے فقیہہ تھے - حضرت عمر الفاروق - اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپنے احادیث روائت کی ہیں - عربی نحو کی بنیاد آپنے ڈالی - آپ کے اشعار بھی ہیں - (سنہ ۶۹ھ) میں وفات کی +

(ابی ایوب انصاری) خالد بن زید خزرجی - اصحاب کرام سے ہیں - رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تو وہاں پر اُنکی اونٹنی تک کہ مسجد اور حجرہ مبارکہ تیار ہوں - آپ ہی کے گھر میں وقت افروز رہے - آپ غزوہ بدر - احد - اور خندق میں شریک رہے ہیں - حضرت معاویہ کے (سنہ ۵۰ھ) یا (سنہ ۵۱ھ) میں قسطنطنیہ پر لشکر روانہ کیا تو حضرت خالد کو بھی تبرکاً ساتھ کردیا تھا - جہاں پر بیمار ہوکر شہر پناہ سے باہر انتقال فرمایا - بہت سے برسوں کے بعد جبکہ سلطان فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تو حضرت اق شمس الدین ولی کے ذریعے سے آپ کے دفن کا مقام قرار دیا گیا - حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے قریب ڈیڑھ سو کے احادیث شریفہ روائت کی گئی ہیں +

(ابوبکر باقلانی) محمد - ایک بڑے متکلم کا نام ہے - جنہوں نے ابوالحسن الاشعری کے مسلک کو اختیار کیا ہے - (الملل والنحل) ان کی مشہور کتاب ہے (سنہ ۴۰۳ھ) میں بمقام بغداد وفات کی

(ابوبکر رازی) احمد - بڑا حکیم اور طبیب تھا - حکیم رازی بھی انکو کہتے ہیں - (سنہ ۲۴۰ھ) میں رے میں پیدا ہوئے - تحصیل علم کیواسطے عراق - شام - مصر اور اندلس میں گئے تھے - بغداد میں بیمارستان کے مدیر اور طبیب رہے تھے - علم کیمیا - طب - ریاضی اور ہیئت کے اندر آپنے بہت خدمتیں کی ہیں - اِن فنوں میں بہت سی تالیفات اِنکی ہیں - مرض جیچک کی اُوپر سب سے اوّل اُنہیں نے رسالہ لکھا ہے - ابن الرشد اور ابن سینا کی تالیفات کی مانند انکی کتابوں کا بھی لیٹن میں ترجمہ ہوا ہے - اور یورپ کے دارالعلوموں میں مدت تک وہ پڑھائی گئیں - (سنہ ۳۲۰ھ) میں وفات کی - اِن کی بہت مشہور کتاب کا نام (الحاوی) ہے جسکی تیس مجلدات ہیں - اور علم طب کی سب شاخوں پر اِس میں بحث ہے +

(ابوبکر صدیق) عبداللہ بن ابی قحافہ عشرہ مبشرہ اور صحابہ کبار میں داخل ہیں اور حضرت پیغمبر کے خلیفہ اوّل ہیں - (رضی اللہ عنہ) آپ رسول خدا کی ہمراہ غار میں چھپے تھے جس سے آپکا لقب یار غار ہوگیا - آپ فصیح اللسان تھے - اور خوبصورت تھے - آپکا جسم مبارک دبلا تھا - اور آنکھیں آپکی ذرا اندر بیٹھی ہوئی تھیں - چہرہ کسیقدر گول تھا - عام فیل کے دو برس بعد آپ اِس دنیا میں تشریف لائے تھے اور رسول پاک سے دو برس عمر میں چھوٹے تھے - آزاد مردوں میں سے سب سے اوّل آپنے رسالت کی تصدیق فرمائی - اور شرف اسلام سے مشرف ہوئے - اور دوسروں کو بھی رغبت دلائی - آپ نے جناب رسالت مآب پر سے اپنا تمام مال صدقہ کردیا - آپ نہایت وسیع الاخلاق تھے - اور تمام لڑائیوں میں آپ اپنے کو آنحضرت کے جسم مبارک کی سپر بنائے رکھتے تھے - آپ کی شان میں خاتم الانبیاء کی یہہ حدیث مشہور ہے کہ (انبیا کے بعد ابوبکر کے سوا کسی پر سورج نے طلوع اور غروب نہیں کیا) (سنہ ۱۱ھ) ربیع الاوّل کے مہینے میں آپ کے ہاتھ پر اُمت نے بیعت کی اور دو برس تین مہینہ نو دن خلافت کے فرائض ادا کرکے جمادی الآخری کے مہینہ میں اڑسٹھ برس کی عمر میں ترک حیات فرمائی - اپنے آپنے زمانہ خلافت میں اہل ارتداد کو نہایت حکیمانہ طریقہ سے سیدھا کیا - اور جزیرۃ العرب کے باہر دین اسلام کے پھیلانے میں کامیابی حاصل کی - آپ رسول الثقلین کے قریب دفن کئے گئے - ایکسو بیالیس حدیثیں آپ سے مروی ہیں +

(ابوتراب) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک لقب ہی - اِس لقب کی وجہ یہہ ہوئی کہ ایکدن آپ مسجد نبوی میں زمین پر لیٹے ہوئے تھے کہ رسول مقبول تشریف فرما ہوئے اور اپنے دست ہا رمبارک سے حضرت علی کے اوپر سے گرد و مٹی جھاڑی اور فرمایا (قم یا اباتراب! قم یا اباتراب!) +

(ابوتمام) حبیب ابن اوس طائی - عرب کے اعلےٰ درجہ کے شاعروں میں سے ہیں - (۱۹۰ھ) میں دمشق کے اطراف میں سے کسی گانوں میں پیدا ہوئے (حماسہ) جسکی شرحیں لکھی گئی ہیں عرب کے اشعار کا نمونہ اِنہی کا جمع کیا ہوا ہی - ایک دیوان بھی اِنکا ہی - بہ نسبت شعر کہنے کے اِن کو دوسروں کے اشعار سے عمدہ شعروں کے انتخاب کرنے میں زیادہ مہارت تھی - (۲۳۱ھ) میں بمقام موصل وفات پائی یہہ:-

فقل لفؤادک حیث شیت من الھوی + ما الحب الا للحبیب الاول

اِنہی کا شعر ہے :-

(ابوجابر بن عمو) غزوہ احد میں رتبہ شہادت سب سے اوّل آپ ہی کو حاصل ہوا +

(ابوالحسن الاشعری) شیخ - ملک یمن کے قبائل میں سے قبیلہ (اشعر) کے ساتھ منسوب ہوئے یا اپنے دادا (ابی موسیٰ الاشعری) کی وجہ سے اُنکے نام کے ساتھ (الاشعری) شامل ہوگیا ہی مذہب اہل سنت وجماعت کی حمائت و ترویج اور دوسرے مذاہب کی تردید کرنے میں سرگرمی کی وجہہ سے انکی شہرت ہوگئی - اپنے اُستاد (ابوالجبائی) سے مباحثہ کی حالت میں ایک روز اُن کے مذہب کو ماننے سے انکار کیا اور اُسی دن سے قواعد معتزلہ کی مخالفت میں کوشش شروع کی - (۳۲۴ھ) میں انتقال کیا

(ابومنصور ماتریدی) اور اُن دونوں کیطرف جبکہ اشارہ کیا جاتا ہی تو (شیخین) کہتے ہیں +

(ابوالحسن خرقانی) شیخ علی - صوفیہ کبار میں سے ہیں - اپنے وقت میں سب سے عزت شمار ہوتے تھے - (۴۲۵ھ) میں رحلت کی +

آپنے ایکدن اپنے مریدوں سے پوچھا کہ سب سے اچھی کیا چیز ہی ؟ مریدوں نے عرض کیا کہ حضرت ہی ارشاد کریں - فرمایا کہ :-

وہ دل جو ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو - وراثت نبی کے یہہ معنی نہیں ہیں کہ کاغذ سیاہ کیا کرے بلکہ سنت نبوی کے عملاً پابند ہونیوالیکو وارث نبی کہتے ہیں +

(ابوحفص) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہی - حفص کے معنی میں بچہ شیر (بیائے مجہول) اور یہہ لقب سرور کائنات نے عطا فرمایا ہے +

(ابوحنیفہ) امام اعظم نعمان بن ثابت الکوفی ائمہ اربعہ میں سے ہیں - آپکے طریقے کے پابندوں کو حنفی کہتے ہیں - (۸۰ھ) میں بمقام کوفہ تولد ہوئے اور (۱۵۰ھ) میں بمقام بغداد وفات فرمائی آپ نہایت ذکی تھے اور متقی کامل تھے - آپ دو برس تک حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے ہیں - تابعین کرام میں سے آپنے دین مبین کی بہت بڑی خدمت کی ہی عراق عرب و عجم کے گورنر (یزید بن عمر) نے آپسے کوفہ کی خدمت قضا کو قبول فرمانے کیواسطے درخواست کی - مگر اِس خوف سے کہ اِس ذریعہ سے کوئی کام خلاف اتفاق سرزد نہ ہوجائے اسکو قبول نہیں کیا - جسکی وجہ سے سو دُرّہ اپنے کھائے گئے - (منصور عباسی کے زمانہ میں بغداد میں آپ بلائے گئے اور قاضی ہونیکو کہا گیا - مگر پھر بھی آپنے منظور نہیں فرمایا - آپ قید کردیئے گئے جہانپر ہر روز دُرّے بھی لگائے جاتے تھے - اور اسی حالت میں آپنے انتقال کیا - کسی شاعر نے اُسپر کہا ہے :-

بوحنیفہ قضا نکرد و بمرد + تو بمیری اگر قضا نہ کنی ؛

آپ کے مناقب پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں +

(ابوحیا الاندلسی) اثیر الدین محمد - عربی کے ادیبوں میں ہیں (۶۵۴ھ) میں غرناطہ میں پیدا ہوئے اور (۷۴۵ھ) میں مصر کے اندر وفات پائی - اِنکی بہت سی تالیفات ہیں - شعر میں بھی اِن کی شہرت ہوئی - یہہ مشہور قطعہ انہیں کا ہے :-

عدانی لبعض فضل علی وملۃ + فلا اھب الرحمن علی العادیا

ھو بحثوا عن ذلتی فاجتلبتھا + ھو ناشدونی فاکتسب المعالیا

(ابودجانہ) انصار کرام میں سے تھے - غزوہ احد میں آپنے اُس تلوار سے جو حضور نبوی سے عطا فرمائی گئی تھی بہت بہادری دکھائی تھی +

(ابودرداء) عویمر بن عامر - اُن صحابیوں میں سے ہیں جو فقیہہ بھی تھے - آپ بہت عقلمند اور حکیم مشرب تھے - جناب رسالت مآب نے آپکی نسبت فرمایا ہی (عویمر حکیم امتی) ملک شام کی فتح کے بعد اوّل قاضی آپ ہی مقرر ہوئے - سب سے صحیح روایت کے موافق (۳۲ھ) میں انتقال فرمایا ہی - (باب صغیر) میں مدفون ہیں (اسکدار) میں آپکا دفن ہونا بے اصل بات ہی +

(ابوالعلاء) شعراء عرب میں سے ایک ظریف الطبع شخص تھا - کوفہ میں پیدا ہوا - خلفاء عباسیہ میں سے (سفاح) (منصور) اور (مہدی) کے مصاحبوں میں رہا ہے - جہاں پر بہت انعام واکرام حاصل کئے - بہت سی لطیفے اُسکی طرف منسوب کئے جاتے ہیں - (۱۶۱ھ) میں وفات پائی +

(ابوذر غفاری) جندب بن جنادہ - اعلیٰ رتبہ کے صحاب کرام میں سے تھے - (ذر) عربی میں چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہیں - اور چونکہ آپکے صاحبزادہ کا قد و قامت چھوٹا سا تھا - اِسواسطے آپ (ابوذر) کہکے مشہور ہوگئے - جبکہ مکہ فتح ہوا تو تین سو بنی غفاری جوانوں کے افسر تھے - صداقت اور استقامت آپکی ضرب المثل ہیں - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد شام کو چلے گئے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت تک وہاں ہی تھے - مگر حضرت معاویہ کیطرف سے شکایت ہونیکی بنا پر شام سے مدینہ طیبہ کے پاس (زبدہ) گانوں میں بھیجدیئے گئے - جہاں پر (۳۲ھ) میں بحالت غائت تنگی و افلاس وفات فرمائی - اتفاقیہ اُسیوقت پر حضرت عبداللہ ابن مسعود کا وہاں گذر ہوا - جنکی طرف سے مراسم تکفین و تدفین ادا کیگئی - حضرت ابوذر فرمایا کرتے تھے کہ (اگرچہ کمر جھک جانے تک نماز پڑھا کرو - مگر اسکا فائدہ اُسوقت تک نہ ہوگا جبتک کہ آل رسول کے ساتھ محبت پیش نہ آؤ) +

(ابورافع) ابراہیم - جناب خادم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے - ابورافع کی بڑی خدمت یہہ تھی کہ وہ جناب سرور کائنات کے اسباب سفر کو درست رکھا کرتے تھے - آپکا نکاح نبی کریم نے اپنی آزاد کردہ جاریہ (سلمی) سے کردیا تھا +

(ابوالسعود) احمد - اعاظم علمائے ترک میں سے تھے - (۹۸۲ھ) میں اسطنبول کے قریب (مدوس) گانوں میں پیدا ہوئے - چونکہ اِنکے والد بزرگوار کا نام (شیخ محمد بن مصطفےٰ العماد) تھا اِسوجہہ سے اُنکو (ابوالسعود العمادی) بھی کہتے ہیں - تیس برس شیخ الاسلام رہے - (۹۸۲ھ) میں انتقال کیا - حضرت ابوایوب انصاری کے مزار شریف کے قریب ایک مدرسہ کے صحن میں مدفون ہیں ترکوں میں ابن کمال کے سوا کسی عالم کو ابوالسعود سے مرجح نہیں سمجھا جاتا - ایک تفسیر آپکی لکھی ہوئی مسمےٰ بہ (ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن العظیم) علماء میں مقبول ہی - اِنکی اور بھی کتابیں ہیں - اور عربی - فارسی - ترکی کے اشعار بھی ہیں +

(ابوسعید بن ابی الخیر) شیخ - اپنے زمانہ کے اہل طریقت کے بادشاہ سمجھے جاتے تھے (۴۴۰ھ) میں رحلت کی - اشعار کو پسند کرتے تھے - اور خود آپکی اچھی اچھی رباعیاں ہیں - منجملہ اُن کے یہہ رباعی ہی جسکی شرح بعض عارفوں نے لکھی ہی :-

حوراں بتماشائے نگارم صف زد + رضواں ز تعجب کف خود بر کف زد

یک خال سیہ بر آں رخاں مطرف زد + ابدال ز بیم چنگ دو مصحف زد

آپنے وصیت کی تھی کہ اُن کے جنازہ کے آگے آگے یہہ بیتیں پڑھی جائیں +

خوب تر اندر جہاں از نیچہ بود کار + دوست بر دوست رفت یار بر یار

آں ہمہ اندوہ بود و نیمہ شادی + داں ہمہ گفتار بود و نیمہ کردار

(ابوسعید الخدری) ایک فقیہہ صحابی کا نام عالی ہی - غزوہ احد میں جبکہ انکی عمر تیرہ سال کی تھی جسم مبارک پر ہتھیار لگا کر لڑائی کیواسطے باہر نکلے - مگر جناب رسالت مآب نے بوجہہ انکی صغر سنی کے واپس

کردیا - (۶۴ھ) میں وفات پائی آپسے بہت حدیثیں مروی ہیں +

(ابو سعید نیشاپوری) فضل اللہ - حضرات صوفیہ کبار میں سے ہیں (۴۰۴ھ) میں رحلت کی آپ کی اعلے درجہ کی رباعیات ہیں - دو رباعیاں بطور نمونہ کے لکھی جاتی ہیں :-

در خاکم گذر دارد	جسم ہمہ اشک گشت و چشم بگریست — در عشق تو بے جسم ہمی باید زیست
کہ دریابی کنارش را	از من اثرے نماند ایں عشق ازیست — چون من ہمہ معشوق شدم عاشق کیست
جنوں بہار کیلئے دست	غازی برہ شہادت اندر تک و پوست — غافل کہ شہید عشق فاضل تر ازوست
شوق جگر تیر مژگاں	دو روز قیامت ایں بآں کے ماند — کایں کشتہ دشمنست و آں کشتہ دوست

(ابو سفیان) بن حرب - سرداران قریش میں سے تھے - فتح مکہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف رہے - (۱۸ھ) میں صلح حدیبیہ کو از سر نو قائم کرنیکی لیے مدینہ منورہ گئے تھے مگر بے نیل مرام واپس آئے - جب لشکر ظفر پیکر نبوی مکہ مکرمہ کے قریب پہنچا - تو حضرت عباس کے ذریعے سے خیمہ سعادت پر پہنچے اور غازیان اسلام کی سپاہ بے پناہ کو دیکھکر ایسے گھبرا گئے کہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کا اقرار کرلیا - اور جملہ میں لئے ڈھیل رہے تھے کہہ لیا - لیکن آخر میں بطیب خاطر دین مبین اسلام کو قبول کرلیا تھا - (۳۱ھ) میں نابینائی کی حالت میں انتقال کیا حضرت (معاویہ) کے باپ تھے +

(ابو سلمہ) عبداللہ بن عبدالاسد - اصحاب کبار میں سے تھے - رسول مقبول کی اجازت سے سب سے اول آپنے مدینہ شریفہ کی ہجرت کی - (احد) کی لڑائی میں آپ شریک تھے +

(ابو طالب مکی) صوفیہ کرام میں سے ہیں - انکی بہت مشہور کتاب (قوت القلوب) ہے کہ جس میں اصول طریقت کا بیان ہے - مشہور روایت یہہ ہے کہ آپ مکہ میں پیدا ہوئے - وہاں سے بصرہ گئے اور پھر بغداد میں جاکر رہے اور وہیں پر (۳۸۶ھ) میں رحلت فرمائی +

(ابو طلحہ) زید بن سہل الانصاری - صحابہ کرام میں سے ہیں - بدر - احد - اور خندق کی لڑائیوں میں حاضر تھے - اور مشہور بہادروں میں شمار ہوتے تھے - بقدر نوے حدیثوں کے آن سے مروی ہیں سترہ برس کی عمر پاکر (۳۲ھ) میں انتقال کیا +

(ابو عبیدہ بن الجراح) عامر بن عبداللہ بن جراح - عشرہ مبشرہ میں سے ہیں بدن دبلا تھا - چھوٹی سی ڈاڑھی اور سوکھا سا منہہ تھا اور دراز قد تھے - جنگ احد میں جو حضرات کہ ثابت قدم رہے آن میں آپ بھی ہیں - آپکی تعریف میں حدیث شریف ہے کہ (اس امت کا امین ابو عبیدہ ہے) زمانہ حیات نبوی میں آپنے بہت خدمتیں اسلام کی کی ہیں اور نیز حضرات ابو بکر و عمر کے عہد میں کبھی کبھی حکمرانی پر رہے اور کبھی حضرت خالد ابن ولید کی معیت میں مامور رہے - آپ کی ایمانداری اور انصاف سے دشمنوں کو حیرت رہتی تھی - (۱۸ھ) بعمر اٹھاون سال (قدس) اور (رملہ) کے درمیان میں رحلت کی +

(ابو عبیدہ ثقفی) بہادران عرب کے اندر مشہور لوگوں میں سے ہیں - جناب ابو بکر صدیق کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق نے آپنے خلیفہ ہونے پر جو سب سے پہلی اسپیچ کی اور اسمیں اہل اسلام کو عراق کی لڑائی پر شوق دلایا - تو سب سے اول جنہوں نے اپنی آمادگی ظاہر کی وہ (ابو عبیدہ) تھے - جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد ابن ولید کی جگہ پر انکو کمانڈر انچیف مقرر فرماکر عراق کیطرف روانہ کیا +

(دیالمہ نوات) پر جبکہ لشکر مجوس سے مقابلہ ہوا تو لشکر اسلام کے گھوڑے ایرانی فوج کے ہاتھیوں کے گھنٹوں کی آواز سے وحشت کرنے لگے - حضرت ابو عبیدہ معہ ہمراہیوں کے گھوڑوں پر سے اتر کر تلواروں سے ہاتھیوں کو زخمی کرنے لگے - ایک ہاتھی کے سونڈ پر جبکہ آپ کی تلوار لگی تو اسنے پکڑ کر پانوں تلے کچلکر شہید کردیا امیر المومنین اس خبر کے پہنچنے سے بہت رنجیدہ ہوئے +

(ابو العتاہیہ) اسمعیل - (ابو نواس) اور اسکے ہمعصر شاعروں میں ہیں - اشعار زاہدانہ زیادہ ہیں - یہہ شعر انہیں کا ہے :-

وفی کل شئ لہ ایۃ تدل علی انہ واحد

(۱۳۰ھ) میں پیدا ہوئے اور (۲۲۱ھ) میں وفات کی +

(ابو العلاء گنجوی) نظام الدین - اپنے زمانہ کا ملک الشعرا تھا - ملوک شروان کی سرکار سے بڑے بڑے انعامات حاصل کئے - خاقانی اور فلکی شروانی اسکے شاگرد تھے - ابو العلا نے اپنی بیٹی کا نکاح خاقانی سے کردیا تھا لیکن جبکہ اسکو معلوم ہوا کہ فلکی کو یہہ ازدواج بہت ناگوار ہوا ہے - تو بیس ہزار درہم سیم دیکر فلکی سے کہا کہ (جا بیٹا اس سے پانچ باندیاں خرید لے کہ ہر ایک اس لڑکی سے اچھی ہوگی) آخر میں آکر خاقانی ابو العلا کا مخالف ہوگیا جسپر ایک قصیدہ اپنے داماد و شاگرد کے خلاف لکھا ہے - یہہ ایک شعر اسی قصیدہ کا ہے :-

دروگر پسر بود نامت بشروان — بخاقانیت من لقب بر نہادم

(ابو العلائے معری) احمد - عرب کے نامی شاعروں میں شمار ہوتا ہے - (۳۶۳ھ) میں قصبہ (معرۃ النعمان) میں پیدا ہوا - (ادیب معنی) کہ کے مشہور ہے - ساتھ برس کی عمر میں بعارضہ چیچک اندھا ہوگیا تھا - مگر اسی حالت میں تحصیل علوم کی اور اپنے وقت کے ادیبوں میں یکتا سمجھا جاتا ہے - (لزوم مالایلزم) اسکی نظم تالیف پانچ جلدوں میں ہے - (سقط الزند) آپنے اشعار کی خود شرح لکھی ہے جسکا نام (ضوء السقط) ہے) ان کے سوا اور بھی اسکی تصانیف ہیں - دو مرتبہ بغداد گیا اور بہت بہت دن وہاں رہا لیکن آخر عمر میں آپنے گھر پر آکر (۴۴۹ھ) میں انتقال کیا - حکیم مشرب تھا - گوشت نہیں کھاتا - ازدواج کی مخالف تھا - اپنی سلک مزار پر اس شعر کے لکھنے کی وصیت کرگیا :-

ھذا جناہ ابی علی وما جنیت علی احد

(ابو علی رودباری) عالم بھی تھا اور درویش بھی - مقام پیدائش بغداد تھا - اور سکونت مصر میں اختیار کی تھی - صوفیانہ اشعار بھی کہے ہیں - حضرت جنید بغدادی کے ہمعصر تھے - انکا قول ہے کہ (قول کا فعل سے زیادہ ہونا نقصان کی بات ہے اور فعل کا قول سے زیادہ ہونا کمال ہے) (فضل المقال علی الفعال منقصۃ وفضل الفعال علی المقال امتہ) +

(ابو عمرو) بن العلا - علوم ادبیہ میں آپنے سب ہمعصروں کا استاد تھا - (۷۰ھ) میں مکہ مکرمہ کے اندر پیدا ہوا اور (۱۵۴ھ) میں بمقام بصرہ وفات پائی - (اصمعی) کا قول ہے کہ (میں نے عمرو سے سینکڑوں مسئلوں میں سوال کیا جن سب کا دلائل قویہ کے ساتھ اسنے جواب دیا) +

(ابو العیناء) محمد - عرب کے لطیفہ گو شاعروں میں سے ہے - بہت سی دل لگی کی حکایتیں اسکی ساتھ منسوب کی جاتی ہیں - (۱۹۰ھ) میں بمقام (اہواز) پیدا ہوا اور (۲۸۳ھ) میں بمقام بصرہ وفات پائی تیس برس کی عمر کے بعد نابینا ہوگیا تھا +

(ابو الفتح البستی) علی - کابل کے قرب و جوار میں جو (بست) مقام ہے اس سے منسوب ہے نام آور ادیب اور شاعر تھا - اسکے اشعار نہایت نفیس ہوتے ہیں - بہت سے مسجع فقرے اسکے بطور ضرب المثل کے زبان زد ہیں - یہہ شعر اسکے ایک بلیغ قصیدہ کا ہے :-

زاھدۃ المرء فی دنیاہ نقصان + وربحہ غیر محض الخیر خسران

(۴۰۰ھ) میں شہر بخارا میں انتقال کیا +

(ابو الفداء) ملک مؤید عماد الدین اسمعیل - ادمی بادشاہ جو دمشق میں سلطنت کرتے تھے ان میں سے (ابو الفدا) یہی ہے - ایک ذہین اور عالم شخص تھا - مغلوں کے تنگ کرنیکے سبب اسکا خاندان دمشق کو چلا گیا اور یہہ (۶۷۲ھ) میں وہاں پیدا ہوا - لیکن بعد میں اسکو (حما) کی سلطنت ایک مرتبہ پھر ملگئی تھی - (۷۳۲ھ) میں وفات پائی - اسکی بہت سی تصانیف ہیں جو تاریخ اسکے نام سے مشہور ہے یورپ کی کئی زبانوں میں اسکا ترجمہ ہوا ہے +

(ابو قتادہ) حارث - انصاری تھے - بہت سی حدیثیں آنے مروی ہیں - (۵۴ھ) میں بعمر ۷۰ سال مدینہ منورہ یا کوفہ میں رحلت کی +

(ابو قحافہ) جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار کا نام ہے - فتح

مکہ کے بعد جبکہ یہہ بہت بوڑھے تھے حضرت صدیق اپنے باپ کا ہاتھ پکڑکر حضور نبوی میں لائے جہانپر آپ شرف اسلام سے مشرف ہوئے - اپنے صاحبزادہ کی رحلت سے چھ مہینہ کے بعد یعنی (۱۴ھ) میں انتقال کیا +

(ابولؤلؤ) مغیرہ بن شعبا کے ملعون غلام کا نام ہے جس نے جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو زخمی کرکے شہید کیا - روایت ہے کہ اس جہنمی نے اور بھی کئی آدمیونکو زخمی کیا - اور جبکہ سمجھا کہ پکڑا جاؤنگا - تو اپنے آپ کو بھی خنجر سے ہلاک کرڈالا +

(ابو المحجن ثقفی) عرب کے ایک بہادر شاعر کا نام ہے (قادسیہ) کی لڑائی میں حضرت سعد ابن ابی وقاص کے ہمراہیونمیں تھا - شراب کی صفت میں ایک قطعہ کہنے پر حضرت سعد نے اپنے مکان میں اسکو بند کردیا - دوسرے دن کی لڑائی میں ابو محجن نے جناب سعد کی بیوی (سلمار) سے التجا کی کہ مجھکو چھوڑدی اور (بلقار) کی گھوڑی بھی مجھکو دی تاکہ ذرا جاکر لڑائی کا تماشا دیکھ لوں - اور کہا کہ اگر زندہ رہا تو بھی لوٹ کر آتا ہوں - اُسوقت بدستور مجھکو قید کردینا - مگر حضرت (سلمار) نے جبکہ اسکی درخواست قبول نہ کی، تو ایک غم آکود شعر پڑھا جسکی وجہ سے انکو رحم آگیا اور اُسکو رہا بھی کردیا - اور گھوڑی بھی دیدی غرض یہہ خوب لڑا - اور رات ہوتے ہی بدستور لوٹ آیا اور قید میں پڑگیا - حضرت سعد کو جبس واقعہ کی خبر ہوئی تو اسکو رہا کردیا +

(ابو مسلم خراسانی) نہایت بہادر تھا - اور عربی فارسی کا ادیب تھا - بچہ پن سے (اہل بیت) کی محبت میں اشعار کہا کرتا تھا اور (بنی مروان) سے اظہار نفرت کیا کرتا تھا - حضرت امام ابراہیم کے پاس ایک مدت تک رہا - اور جبکہ انکی طرف سے خراسان کا نقیب مقرر ہوکر گیا - تو اُسکی شجاعت اور فصاحت کی وجہ سے چند روز میں وہاں کے بہت سے لوگوں نے اسکی ہاتھ پر جناب امام کے واسطے بیعت کرلی - جناب امام ابراہیم کی وفات کے بعد ابو مسلم نے آپ کے بھائی (ابو العباس سفاح) کے نام کا خطبہ پڑھوایا - اور کافی لشکر لیکر شام پر یورش کی اور (مروان) کو قتل کرکے عباسیونکی سلطنت کی بناڈالی دی - (۱۳۷ھ) میں (منصور) خلفاء عباسیہ کے دوسرے بادشاہ نے بجرم غدر قتل کرڈالا - جبکہ (مروان) نے صلح کیواسطے ایک طویل خط اُسکو لکھا تھا - تو اُسنے صرف یہہ شعر جواب میں لکھا تھا :-

محا السیف اسطار البلاغۃ والتحیٰ + علیک ولیوث الغاب من کل جانب

(ابو معشر نجمی) جعفر - ایک دقیقہ رس منجم کا نام ہے - علوم ریاضی اور ہیئت میں فرد تھا - علم ہیئت میں اُسکی تصانیف موجود ہیں - (۲۷۲ھ) میں انتقال کیا +

(ابو منصور ماتریدی) شیخ عقائد اہل سنت وجماعت کی نہایت محققانہ طریقہ سے حمایت کی ہے (ماتریدیہ) ایک گاؤں کے رہنے والے تھے جو (بخارا) کے قریب ہے - انکی اور (ابو الحسن اشعری) کیطرف دونونکو ملاکر جب ایما کیا جاتا ہے تو (شیخین) کہتے ہیں +

(ابو موسیٰ اشعری) اصحاب کرام میں سے ہیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اشرف سے یمن کے گورنر مقرر ہوئے تھے - جناب عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی کوفہ اور بصرہ کے والی (گورنر) رہے ہیں - اور زمانہ گورنری میں اہواز اور اصفہان کو فتح کیا ہے - صفین کے واقعہ کے بعد جناب امام علی کرم اللہ وجہہ کیطرف سے آپ ہی پنچ قبول کئے گئے تھے - اُسوقت جبکہ حضرت معاویہ نے (عمر ابن العاص) کو اپنا پنچ مقرر کیا تھا - اُس پنچائت میں یہہ عمر بن العاص کے دھوکہ میں آگئے اور اس غیرت کے ماری وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے باختلاف رائے (۴۲ھ) یا (۵۱ھ) میں انتقال فرمایا - حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں جبتک کہ خطوط پر کوئی سن نہیں لکھے جاتے تھے تو آپ ہی اسپر اعتراض کیا تھا جس کے بعد سے سن تاریخ لکھے جانے لگے +

(ابو نواس) ابو علی حسن - عرب کا نامی گرامی شاعر ہے - اسکو (امرء القیس) کے مساوی درجہ شمار کرتے ہیں - اُسکے اشعار میں شراب کا بہت ذکر وتذکرہ ہوتا ہے - مزاج میں آوارگی اور لاابالی پن تھا - (۱۴۵ھ) میں بصرہ میں پیدا ہوا ہے - (۲۰۰ھ) میں بمقام بغداد اُسی دن انتقال کیا - جسدن حضرت (معروف کرخی) نے وفات پائی ایک شخص نے یہہ دیکھکر کہ حضرت معروف کرخی کی نماز جنازہ میں جم غفیر مسلمانونکا ہے اور ابو نواس کی جنازہ کیطرف کوئی متوجہ نہیں ہے باواز کہا کہ "اے گروہ مسلمان آخر ابو نواس بھی تو مسلمان تھا" جس کے سبب سے لوگ جمع ہوگئے اور اُسکے جنازہ کی نماز بھی پڑھی گئی +

(ابو الہاشم الصرفی) الکوفی - شام کے مشائخوں میں سے تھے - یہہ سب سے اوّل وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو صوفی کہوایا - حضرت (سفیان ثوری) کے ہمعصر تھے اچھے اچھے کلمات آپ کے ہیں - یہہ اُن میں سے ہے :-

لقلع الجبال بالابر ایسر من اخراج الکبر من القلوب +
اخذ المرء نفسہ بحسن الادب تادیب اھلہ +

(ابو ھریرہ) عبد الرحمن صحابی تھے - غزوہ خیبر میں شریک تھے - بلیوں سے آپکو بہت محبت تھی - ایک روز بلی گود میں لئے ہوئے جاتے دیکھکر جناب رسول مقبول نے فرمایا (انت ابو ھریرہ) جسکے بعد آپ ابو ہریرہ کے لقب سے مشہور ہوگئے - آپ اصحاب صفہ میں سے ہیں - بہت سی احادیث آپسے مروی ہیں - ۷۸ برس کی عمر میں (۵۷ھ) یا (۵۹ھ) میں مدینہ منورہ کے اندر انتقال ہوا +

(ابو یوسف) امام یعقوب - حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں حضرت امام اعظم کے اجتہادات وخیالات کو اوّل آپنے ہی جمع کیا ہے - فقہ میں جبکہ لفظ (امامین) کہا جاتا ہے تو اُس سے مقصد امام ابی یوسف اور امام محمد ہوتا ہے - خلفائے عباسیہ کے عہد میں اوّل مرتبہ حضرت امام ابو یوسف ہی قاضی القضات مقرر ہوئے ہیں - اٹھارہ سال اس عہدہ پر رہکر (۱۸۲ھ) میں وفات پائی +

(ابی ابن کعب) اصحاب کرام میں سے تھے - بدر کی لڑائی میں شریک تھے صحابہ میں سب سے زیادہ ماہر قاری سمجھے جاتے تھے - ایکسو ساٹھ سے زیادہ احادیث شریفہ آپسے مروی ہیں - حضرت عثمان غنی کے عہد خلافت میں (۳۰ھ) کے بعد رحلت فرمائی +

(اثیر الدین خستکی) انوری اور خاقانی کے ہمعصر شاعروں میں ہے - ترکستان کے اندر واقع (اخست) مقام کیطرف اُسکا نام منسوب ہوتا ہے (قزل ارسلان) کی تعریف میں اُسکے قصائد ہیں - آخر عمر میں گوشہ نشیں ہوگیا تھا - (۶۰۸ھ) میں انتقال کیا +

(احمد بن حنبل) امام ابو عبد اللہ - آئمہ اربعہ میں سے ہیں - آپ پیشوائے محدثین شمار ہوتے ہیں - باختلاف روایات یا تو آپ بغداد میں پیدا ہوئے یا بعمر رضاع اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ بغداد میں آئے - آپکی تالیفات سے (مسند) آپ کی عظمت وشان کی ایک کافی دلیل ہے - آپ جناب امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے خاص دوستوں میں سے اور شاگرد رشید ہیں - جبتک امام شافعی صاحب مصر میں نہیں آئے آپ اُن کے پاس سے جدا نہیں ہوئے - اس عجیب سوال پر - کہ قرآن مجید مخلوق ہے کہ نہیں ؟ آپ پر جبر کیا گیا کہ اُسکے مخلوق ہونے پر فتویٰ دیں، مگر آپنے ایسا نہیں کیا - جسپر آپ قید کئے گئے اور پیٹے گئے - مگر آپنے صبر کیا اور ایسا فتویٰ قبول نہیں کیا - (۲۴۱ھ) میں بماہ ربیع الاوّل بمقام بغداد رحلت فرمائی - (باب حرب) کے قبرستان میں دفن ہیں - خطیب بغدادی نے آپ کے حالات پر ایک کتاب لکھی ہے +

(احمد یکان) - سلطان مراد ثانی کے زمانہ کے مشائخوں میں سے ہیں - محمد آفندی - (محمدیہ) کتاب ہے یہہ بیاض تھے - (انوار العاشقین) انکی مشہور کتاب ہے +

(احمد پاشا) ابن ولی الدین - انکی ذات پر (بروسہ) کو فخر ہے - (عثمانیہ زبان کے اشعاروں کی بنیاد ڈالنے والونمیں انکا شمار ہوتا ہے - قدیم طرز پر شعر گوئی کے استادوں میں سب سے زیادہ انکی شہرت ہے - (سلطان فاتح) کے اُستاد تھے - اور پھر وزیر ہوگئے تھے، لیکن کسی قصور پر معزول ہوئے - اور قید کردیئے گئے - مجلس میں ایک قصیدہ لکھکر پیش کرنے کی وجہ سے جسکا نام قصیدہ (کرم) ہے قصور معاف کردیا گیا - (سلطان بایزید ثانی) کے عہد میں (۹۰۳ھ) میں بمقام (بروصہ) انتقال ہوگیا +

(باقی آئندہ)

(حاجی اسمٰعیل)

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ برائے مظلومین کریٹ وغیرہ جو دفتر وکیل میں موصول ہوا

	روپیہ	آنہ	پائی
بقایا مندرجہ اخبار وکیل مورخہ یکم نومبر ۱۸۹۷ء	۵	۰	۳
میاں محمد اشرف صاحب داغدار	۲	۰	۰
میاں جیون صاحب ملازم	۱	۲	۰
میزان۔	۸	۲	۳

طرابلس الشام سے ہمارے ایک معزز نامہ نگار پچھلے دو تین ہفتوں میں بلاد عثمانیہ کے متعلق چند مختلف خبریں تحریر کرنیکے بعد مسلمان بچوں کی طریقہ تعلیم میں اور ہندوستانی مطابع کیلئے چند اصلاحیں تجویز فرماتے ہیں صاحب ممدوح کو ہمارے معزز ہم جنس المتین کے مطالعہ سے کسی طرح یہہ خیال پیدا ہوگیا کہ ہندوستان میں ابھی تک وہی پرانا طریقہ درس و تدریس کا چلا آتا ہے اور اسطرح بچوں کی عمروں کو ضایع کیا جا رہا ہے۔ مگر ہم اونکی خدمت میں مودبانہ التماس کرتے ہیں کہ جب سے علم پرور گورنمنٹ انگلشیہ کا سایہ ہندوستان پر پڑا ہے۔ آپنے تعلیم کی طرف خاص توجہ مبذول رکھی ہے۔ اور گو موجودہ تعلیم کو ناکافی اور ایکہی طرح کی ہونیکے متعلق ہم کو خواہ اوسپر کیسی ہی اعتراض کیوں نہ ہوں۔ طلبا کی صحت۔ مکانات مدرسہ کی ہواداری اور درستی و صفائی اور جماعت بندی کے انتظام میں یہہ ملک اب کسی اور ملک سے پیچھے نہیں ہے۔ البتہ ہندی مطابع کے متعلق اونکا یہہ اعتراض بالکل درست ہے کہ جب تک ٹائپ (حرف) کا چھاپہ اختیار نکیا جائے وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر اونکو یہاں کے چھاپے خانوں کی مالی کیفیت کا علم ہوتا تو شاید اس معاملہ پر سکوت ہی کو ترجیح دیتے۔ اخبارات اپنے خریداروں کی کم توجہی اور عدم ادائیگی سے اور وہ مطابع جنکا کام صرف کتابیں چھاپنا ہے ملک کی بیقدری اور عام جہالت کی بدولت ایسی مندی حالوں گذارہ کر رہے ہیں کہ انکی بند ہو جانے یا ترقی نکرنے کی نسبت اونکی جاری رہنے سے تعجب معلوم ہوتا ہے۔ معدودے چند مطابع جو ٹائپ اور مشینری کے اخراجات کثیر کے متحمل ہو سکتے ہیں وہ اس وجہ سے معذور ہیں کہ ہندوستانی صدیوں سے نستعلیق رسم الخط کے عادی ہونیکے باعث ٹائپ کا چھاپہ پڑھنے سے ایک طرح سے بالکل عاجز ہیں۔ اور جب تک اونکو مروجہ خط کی کتابیں اور اخبار بہم نہ پہنچ سکیں وہ سوائے کسی اشد مجبوری کے نئے چھاپہ کی کبھی سرپرستی نہیں کرینگے بہرحال اکثر بالکان مطابع ٹائپ کی ضرورت کو اب بشدت محسوس کر رہے ہیں۔ اور وہ اسکے متعلق یقین کامل ہے جلد یا دیر بعد کوئی نہ کوئی انتظام ضرور کرینگے۔ ذیل میں نامہ نگار موصوف کی نوازش نامجات بزبان فارسی کا خلاصہ جو ہفتہ ہا گذشتہ میں یکے بعد دیگرے موصول ہوکر درج کیا جاتا ہے +

درخصوص صلح و تضمینات حرب چنانچہ مقرر شدہ بعضی از قطعہ تسالیا با چہار ملیون لیرای انگلیزی بدولت علیہ سید ہند چون مبلغ مزبور برای یونان تدارک نتوان شد ناچار آردی ہمایون در ملک ضمیمہ زده تا آخر پارہ تحصیل نشود یکوجب ملکرا بیونان بازپس نخواہد داد۔

از قرار یکہ جریدہ ہای یونان مینویسند تا اکنون کہ سہ ماہست از قسط اول تنہا ہشتاد ہزار لیرہ فراہم آمدہ متباقی کہ صد و بیست ہزار است ہیچ جہ برای یونان میسر نمیشود بنابرین عساکر عثمانی در ممالک بیار خواہد ماند والحالتہ ہذہ در بلاد یونان مقدار صد و پنجاہ ہزار نفر عسکر موجود ست +

واز قرار استاتستیق امسال کہ ذخیرہ در اردو پا بیارکمست باید از ممالک دولت علیہ مقدار دوازده ملیون کیلوغرام گندم بارو پا اخراج و فروخت بشود۔ زیرا الحمدللہ فیض و برکت در ممالک اسلامیہ فراوان است و ذخائر سائرہ بہمین قیاس ست۔ و قصبہ طرابلس شام جای معبر است۔ از جملہ محصولش ہر سالہ قیمت پنجاہ ہزار لیرہ لیمو بممالک فرنگ سیاخراج و ہمان مقدار ابریشم را با ردو پا بیع میکنند و قریب چہار ہزار خانہ میباشد کہ ربع آن نصارا و متباقی اسلام و اسلامش دو ثلث حنفی و ثلث باقی شافعیست و درجہ حرارت تاسی و دو درجہ مرتفع میشود و اکنون (۱۱۔ ربیع الثانی) بست و نہ درجہ است +

درخصوص ارتباط ہندیان با عثمانیان ہرچہ تدبیر و تفکر کرده شود باعتقاد حقیر ہمہ ضائع است زیرا این کار بستہ بہمت اولیای امور و رجال دولت و بالخاصہ مربوط بہمت ملوکست۔ و باعتقاد حقیر اسباب ارتباط تعمیم معارفست و اہالی مسلمہ را حتی المقدور تشویق دادن است۔ و غرض از تشویق اینست کہ بفعلیات مطلب را اثبات فرمایند۔ مثلا چرا باید در جمیع ممالک ہندوستان یک مطبع حروف پیدا نشود کہ ہر کس از طبعہ دولت علیہ مطبوعات ہندیرا تواند خواند و کذالک چرا چند جریدہ عربی و فارسی کہ بمسلمان مخصوص ست پیدا نشود۔ در بلاد ہند ترکی نمیدانند و در ممالک عثمانی زبان ہندی۔ پس اسباب ارتباط مفقود شد +

واز جملہ بایست اولا در اصلاح مدارس و مکاتب کوشیده چنانچہ الیوم در اکثر بلاد عثمانیہ موجود است باصول جدیدہ قاعدہ تدریس را تعمیم نمود۔ شاید (اصول جدیدہ) را تعریف بخواہید مختصرا بعرض میرسانم کہ اولا اضبار آنہا بزبان نیاموزند بلکہ ہرچہ خوانده شود آنرا باید بنویسانند تا کہ بچہ گاہ اضبار اخواند بنوشتش آشنا شود۔ ثانیا چون بخواندن حرکات رسید نام زیر و زبر را بزبان نرانند۔ مثلا چون شکل آب را معلم بیاموزاند الف زبر آ نگوید بلکہ ب بگوید الی آخرہ گفتہ آنرا ہم بنویساند و غیر ذالک دریں باب انشاء اللہ مفصل بعرض خواہم رسانید۔ و الحاصل تعمیم لغت عربی و فارسی و تدارک مطبعہ حروف و تزئید معارف و ترقی مدارس موجب ارتباط خواہد شد۔ دیگر فقیر سرینده عبارت ازین بے ادبیہا است تا بدانیم جریده طرابلس دریں خصوص چہ مینویسد +

دو ہفتہ پیش ازیں در باب مکتب و توسیع معارف شمہ بعرض رسیده بود باز معروض میدارد کہ از مطالعہ بعض مواد جبل المتین مفہوم میشود کہ اصول تدریس آں دیار بحمدہ فی السابق باین زمانہ نمالائق است و طفلان معصوم سالہا عمر را ضائع کرده بجز خوب و فلک چیزی نخواہند آموخت بنا علیہ اسباب ترقی مسلمانان ہمیشہ در تاخیر میباشد و برائے رابطہ مسلمانان ہند و عثمانی بجز ترقی سببی بخاطر نمیرسد۔ پس آنچہ دریں خصوص بفکر این عبد عاجز میرسد بعرض میرسانم (خواہی عمارتش کن خواہی خراب کن) !!

اولا خانہ کہ برائے مکتب استیجار و یا اعمار میشود از ہفت اوطاق و باغچہ کمتر نباشد کہ چہار اوطاقش برائے چہار صنف شاگردان یکی برائے مدیر و معلمین و یکی برائے خدمہ و دیگر کہ از ہمہ بزرگتر باشد برائے طعامخانہ تخصیص بشود +

ثانیا طلبہ را بچہار صنف تقسیم نمود ہ صنف اول در اوطاغ خود ہر یکی در جائی خود با نمرہ اش معلوم میشود بر کرسی نشستہ یومیہ چہار ساعت درس قرائت انصبا و کتابت و حساب ذہنی و حفظ لغات و سائرہ خوانده درمیان ہر ساعتی یکساعت تنفس و طعام و نماز ادا نمایند کہ ہر روزہ ہشت ساعت تمام یا در مکتب موجود باشند۔ چنانکہ درس اول رسید یا بہ شیبور و یا دودک و یا طبل زده ہر صنفی بمنزل مخصوص خود میرود و معلم درس آں صنف بداخل شده از طرفین اشارت سلام مبادلہ میشود پس معلم بر کرسی خصوصی خود نشستہ روی خطاب بہمہ کرده تقریر خود تمام مینماید و بعد از تفہیم و تشریح درس یکی از انہا استعفا نموده تمام مہا در سزا بغہا ماند و ثانی درس یا خودش برمیخیزد و یا یکی از مستعدین طلبہ برمیخیزاند و بر تختہ سیاہ کہ در ہر صنف بودنش لازمست بتباشیر مسئلہ را تحریر و برائے طلبہ شفاہا تقریر میکند۔ تا آخر ساعت پس چون ساعت تمام شد مبصر مکتب بواسطہ طبل و سائرہ خبر داده تمام شاگردان با معلمین از درسخانہا بیرون مے آیند و معلم با و طاغ خود و طلبہ با باغچہ رفتہ تنفس میکنند و در اینجا یکی از خدمہ نوبتچی میشود تا اگر یکی از طلبہ بے ادبی نمود نام او را نوشتہ بمدیر داده اگر نباشد بمعلمین بدہد + و کذا در تنفس دوم بطعام مشغول میکنندشان و در تسلیم بنماز الی آخرہ + و کذالک صنف ثانی و ثالث و رابع +

ثالثا۔ یکی از طلبہ اگر بے ادبی کرد اصلا چوب باو نزنند مگر آنانکہ در صنف ابتدائے میباشند اندکی گوشمالی و کشیدن نصیحت و تہدید تبر ساتندشان و اصناف سائرہ را بحکمت تمام بپرورانند و ہر کہ بدخوئی نمود از

مکتب اور بیروں واخراج نمائندولی دفعہ اول اخراج موقت مثلاً از یک روز تا یازدہ روز بسبب جرم اول اخراج کنند دو در دفعہ دوم جزائش طرد ابدی باشد و باحکام ہیچکس آنرا باز قبول نکند و ہر کہ از طلبہ کہ شنہ وغیرہ است آنرا مکافات بدہند مثلاً ماہی یک روپیہ اجرتر ا یک و نیم برسانید کہ آن زیادہ ہمیشہ برائے مکافات طلبہ محفوظ باشد +

رابعاً۔ اجرت معلمین ماہانہ مقررہ بایست شد و آنرا ماہ بماہ مدیر مکتب از جیب خود تادیہ میکند و آنچہ اولیا اجرت از طلبہ میگرد معلم بدو مداخلہ ندارد خواہ کم خواہ بسیار بگیرد +

والحاصل تا بدینجا رسید طاقتم رفت انشاء اللہ در عریضہ آتی تفصیل دروس و پروگرام جدید را تحریر و تقدیم خواہم نمود +

بغداد سے ہمارا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ:۔ حضور کمانڈر انچیف ہز اکسیلنسی رجب پاشا مشیر باتدبیر کی بصرہ کو بارادہ ہواخوری جانیکی خبر پچھلے ہفتہ تحریر کی ہے۔ آج حضور ممدوح کی واپسی تشریف آوری سے منکشف ہوا کہ صاحب موصوف خاص ہواخواری کو ہی نہیں گئے تھے۔ بلکہ آنحضرت ایک مقدمہ کی تفتیش کرنیکو جو کہ مابین والی پاشا بصرہ اور نقیب آفندی بصرہ اور دفتردار اور قوماندان بحریہ بصرہ کسی بات پر تنازعہ ہو گیا تھا۔ تشریف لیگئے تھے۔ اور یہہ بھی افواہاً سنا گیا ہے کہ بحریہ قوماندان بصرہ کو لاڈ ممدوح کے حکم سے معزول کیا گیا ہے +

سفیر انگریزی ۲۵۔ اکتوبر کو کیمٹ مرکب پر سوار ہو کر وارد ہو گئے +

اعلیٰ حضرت نظام کیطرف سے جو شخص مقدس مقامات کیلئے غلافات لیکر بغداد میں آئے تھے وہ ہمراہ خلیفہ صاحب عبدالقادر ہندی کے جو کہ عربی زبان سے بخوبی واقف ہیں اور آن شخصوں کے لئے راستہ میں اور کربلا میں اور نجف میں بخوبی انتظام کرینگے روانہ کربلا معلی ہو گئے اور وہاں پر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارک پر غلاف چڑھا کر نجف اقدس کو جائینگے اور وہاں پر غلاف کی ادائگی سے واپس بغداد میں آئینگے۔ امید کہ خلیفہ موصوف اس خدمت کو اچھی طرح سے ادا کرینگے +

۶۔ نومبر کو مدراس میں ۱۲ بجے شب کو ایک جھٹکہ والا اسپلینڈر روڈ پر سے گاڑی لئے جارہا تھا اس میں اسکا مالک بھی تھا جب تلوہ کے قریب پہونچی تو گورون نے اسکو گھیر کر قبضہ کر لیا گاڑی بان اور مالک ڈر کر فرار ہوئے۔ پولیس میں اسکی اطلاع دی گئی۔ گورکی اس گاڑی کو پلٹن کیطرف لائی اور ایک گورہ چھت پر بیٹھا تھا اتفاقاً گھوڑا گر پڑا اور ایک گورا گر کر مجروح ہوا۔ اتنے میں مالک سمیت پولیس پہونچی۔ اور گورد نکونا کہہ پر لے گئے انسپکٹر مسٹر منٹونل دریافت کر رہے تھے گوروں نے ان پر حملہ کیا اور ایک ہنگامہ مچا کر فرار ہوئے۔ بمنجانب پولیس فوجی حکام کو رپورٹ کی گئی ہم مسٹر منٹونل کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انکی جان سلامت رہی فقط۔

تنجانہ میں کلمہ طیبہ۔ ترچناپلی صوبہ مدراس جو ایک زرخیز و سرسبز ملک ہے۔ وہاں ہنود کی قدیم عالیشان دیول ہے جسکو سرنگم کہتے ہیں جبکہ جنوبی ہند میں ہنود کی سلطنت تھی اسوقت کی بنائی ہوئی ہے۔ اس دیول میں بہت کچھ زر و جواہرات موجود ہے۔ اس دیول میں تیسری حصار پر بخط کوفی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ پتھر میں کندہ ہے اکثر مسلمان سیاح جب وہاں جاتے ہیں۔ اس کلمہ طیبہ کو جا کر دیکھتے ہیں جب وہاں ہیضہ ہوتا ہے۔ تو ہنود اس کلمہ طیبہ کی پرستش کرتے ہیں اور ہیضہ اسکی بڑی عزت کرتے ہیں اور ہلدی و مسکہ لیتے ہیں جب کوئی مسلمان سیاح اسکو پڑھنے لگتا ہے تو ہنود نہایت تعجب سے اسکے معنی پوچھنے لگتے ہیں فقط (نامہ نگار)

مصر کی شہزادی نازلی خانم جنکا ذکر خیر پچھلے ہفتہ کے اخبار میں ہو چکا ہے آستانہ علیہ سے اپنے وطن مالوفہ کو واپس تشریف لے آئی ہیں اور اعلیٰحضرت امیر المومنین کے الطاف و اکرام شاہانہ سے ایسی خوش واپس آئی ہیں کہ موسم سرما کے گذرتے ہی پھر قسطنطنیہ پہونچنے کے لئے بیقرار ہو رہی ہیں۔ جلالت مآب نے شہزادی موصوفہ کو کئی جوڑی طلائی کنگن مرصع بجواہر خاص ایلچی کے ہاتھ مصر روانہ فرمائے ہیں اور عنقریب اکمو اعلیٰ تمغے بھی عطا فرمانیوالے ہیں۔ سلطان المعظم نے شہزادی صاحبہ کو باسفورس کے کنارے پر ایک عالیشان محل بھی مرحمت کئے جانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس شہزادی کے علم و فضل کی تعریف پہلے کی جا چکی ہے اور یہہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ وہ ترکی لبرل پارٹی کی بڑی حامیہ اور معاون تھیں۔ مگر اب اعلیٰحضرت کے لطف و کرم سے بمصداق لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش ایسی گرویدہ احسان ہو گئی ہیں کہ اون سے بڑھکر کوئی شخص دنیا میں تخت عثمانیہ کا مخلص وفادار اور جان نثار نہیں۔

ترکون کی بحری و جنگی تیاریاں۔ گورنمنٹ عثمانیہ کئی نئے جنگی جہاز بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ انکی تعمیر کے اجارے لینے کے لئے یورپ کے کئی کارخانوں نے وزیر صیغہ بحریہ کے پاس درخواستیں کی ہیں۔ درخواست کنندہ کارخانوں میں سے ایک اطالین۔ تین جرمن اور چند انگریزی کارخانے ہیں۔ انگریزی کارخانوں میں ایلس ورکس اور ٹیمز آئرن ورکس کے مشہور و معروف کارخانے بھی شامل ہیں بلکہ اول الذکر کارخانہ کا جنرل منیجر سر اسٹیڈ ریونوبل اسی غرض کے لئے خود قسطنطنیہ گیا تھا۔ اور اس نے حضرت خلیفۃ المسلمین حسن پاشا وزیر بحری سے ملاقات بھی کی تھی۔ مقام کیل کے جرمن کارخانہ کا منیجر بھی اکتوبر کے تیسرے ہفتہ میں پہونچنے والا تھا۔ ولایت کی تازہ ڈاک مخبر ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے ایک لاکھ پونڈ وزیر بحری کے نام بحری مصارف کے لئے لندن کے بنکس میں جمع کرا دئے ہیں:۔

جنگی تیاریوں کے متعلق المؤید مصری بحوالہ ترکی اخبار اطمینان دلاتا ہے کہ امیر المومنین کے حکم سے بیس ہزار جدید فوج (جیسا کہ ہم عرصہ ہوا کہہ چکے ہیں) اون سپاہیوں کی جگہ جنکو آب و ہوا موافق نہیں آئی تھیسلی بھیجی گئی ہے اور چوتھے اردو ہریلی کی فوج میں سے جسکا صدر مقام ارزن گیہان ہے (یہہ فوجی ضلع سرحد ایران روسی علاقہ کوہ قاف کے قریب ہے) چالیس ہزار فوج نو اور مکمل عساکر حمیدیہ یعنے گردون کے بلا تنخواہ اور سالونکو جنمیں ساڑھے ستر ہزار بخوبی قواعدان اور مسلح سوار ہیں جنگ کے لئے بالکل تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی کل جنگی میگزینوں اور گودیوں کی پرتال کی ہدایت کی گئی ہے کہ اگر ان میں چھ ماہ کے خرچ سے کم سامان ہو تو کمی کو فی الفور پورا کیا جائے اس اردو کی فوج کے لئے میگزین رائفلیں بھی بھیجی جا رہی ہیں۔ علاوہ بریں حلب کے بندرگاہ اسکندرون میں جو جزیرہ قبرص کے بالمقابل ہے بیس ہزار فوج جمع کیگئی ہے۔ کیونکہ جزیرہ مذکور میں اکثر مفسد ارمنی پناہ گزین ہیں اور انکی طرف سے شرارت و فساد کا اندیشہ ہے۔ قسطنطنیہ سے براہ بندر سینوپ ارض روم کو سامان جنگ کی مقدار کثیر بسرعت تمام بھیجی جا رہی ہے +

داخلی ترقی و اصلاح کے متعلق ایک روزانہ ترکی اخبار لکھتا ہے کہ دولت عثمانیہ اب پھر نئی ریلوے لائنوں کی تعمیر صنعت و حرفت کو فروغ دینے اور ملک کی قدرتی وسائل کو بارور کرنیکی طرف جنگ محاربہ یونان سے کچھ عرصہ کیلئے اسکی توجہ کو ہٹا دیا تھا اپنی کل ہمت و کوشش لگانیوالی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ترکی بدامنی کے مخالف اور امن و ترقی کی سچی دوست ہے +

افسوس بریگیڈیر جنرل حقی پاشا جو اعلیٰ درجہ کے ریاضی دان۔ کمال شجاع اور بے نظیر ناظم و ناشر تھے تھیسلی میں فوت ہو گئے ہیں۔ آسی ہفتہ ۱۶۔ اکتوبر کو احمد اسمٰعیل پاشا رکن مجلس شوریٰ و سابق گورنر جنرل طرابلس الغرب نوے اکانوے برس کی عمر میں رحلت کر گئے اور دوسرے دن امیر المومنین کو پنج سے کمال تزک و احتشام سے انکا جنازہ اٹھایا گیا۔ پاشا مرحوم یونانی الاصل تھے اور اوائل عمر میں بمقام اتھنس تعلیم پائی تھی +

فلپ بولیا (صدر مقام مشرقی رومیلیا) کے نائب میر مجلس سید پالیٹی نے مسلمانان شہر کے ۲۵۲۳ فرنک چندہ جمع کر کے بازار اعانت یتامیٰ و مجروحین عساکر عثمانیہ کو روانہ کیا ہے +

تھیسلی کے بندرگاہ دولو کی پرمٹ خانہ پر جو دو ترکی افسر عارضی طور پر مقرر کئے گئے تھے انکی تقرری اب مستقل و مدامی کر دی گئی ہے +

سلطان المعظم نے متعدد رومی افسروں اور خاتونوں کو مختلف مدارج کے نشان اور تمغے عطا فرمائے ہیں +

ایشیائے روم کے صوبہ سیواس میں گندم اسقدر بافراط پیدا ہوئی ہے۔ اور فصل نہایت ہی عمدہ رہی ہے جو مذکورہ سیواس سے نمسون تک جنکا درمیانی فاصلہ ایکسو آسی میل ہے ریل بنانیکی تجویز پیش ہے +

امیر المومنین نے ایشیائے روم کی آن مساجد معابد مدارس۔ اور اہب خانوں کی جدید تعمیر کا انتظام کرنیکے لئے جو آرمینوں کے فساد میں منہدم ہوئے تھے تین مسلمان اور تین عیسائی ممبروں کی ایک کمیٹی کے مقرر کئے جانیکا حکم دیا ہے جسکا صدر ایک جنرل ہوگا

بازار ریلذر سراء کے لئے وسط اکتوبر تک پچاس لاکھہ قرش کی مالیت کا اسباب یا نقد روپیہ چندہ سے وصول ہوا - اُن میں سے ۱۷ لاکھہ قرش نقد اور ۲۳ لاکھہ کی متفرق قابل فروخت چیزیں تھیں پچاس لاکھہ قرش آٹھہ لاکھہ روپیہ کے برابر ہوتے ہیں - اسکے بعد جزیرہ زانٹی سے ۲۷ ہزار قرش - سفونولو سے ۱۴ ہزار اور ڈراما سے ۱۰ ہزار قرش قلب پولی کی رقم کے علاوہ وصول ہوئے - ہندی ناظرین کو یہہ خیال رہے کہ سن گذشتہ دسمبر میں یہہ چھٹا یا ساتوان قومی چندہ ہے جو عثمانی رعایا نے فراہم کیا ہے - اس کے ماسوا تقریباً ایک کروڑ روپیہ عساکر ردیف کے لئے - بیس پچیس لاکھہ روپیہ مظلومین کریٹ کے لئے اور کئے دوسرے چندوں کے لیے بھی کئی لاکھہ روپیہ وہ دیچکے ہیں :-

یورپی روم کے صوبہ یانیا کے سواحل پر نئے قلعے بنائے جارہے ہیں - توپخانہ عامرہ میں جدید قسم کی جو متعدد توپیں تیار کی گئی ہیں وہ آزمائش میں کامل اتری ہیں - ۱۳ اکتوبر کو غنیمت میں حاصل شدہ یونانی سامان جنگ کی دو مزید ریل گاڑیاں قسطنطنیہ پہونچیں - اس تاریخ تک ۱۷ مجروح سپاہی یلدز سراء کے ہسپتال سے صحتیاب ہوکر اپنے اپنے گھر دنکو روانہ ہوئے - ۱۸ اکتوبر کو ۱۲ مجروح افسروں اور ۲۲۲ سپاہیوں کی دوسری جماعت کو جو ہسپتال مذکور میں صحتیاب ہوئے محل شاہی کے مقابل کے میدان میں رضا پاشا وزیر حرب - غازی عثمان پاشا - مارشل ذکی پاشا افسر اعلیٰ توپخانہ اور دیگر کئی اعلیٰ عہدہ داران افواج قاہرہ کی روبرو جنگی تمغے عطا کئے گئے - تحسین نامۂ اول سکرٹری سلطان المعظم نے مقدس علم کے نیچے کھڑا ہوکر ہر ایک کے سینہ سے خود تمغے نکالے - دوسرے صحتیابوں کو بھی اسیطرح نوبت بنوبت تمغے تقسیم کئے جائینگے +

یکم جنوری سے ۳۰ ستمبر سنہ ۹۷ء تک کی سے ۲۴۱ - ۱۴۴ پونڈ مالیت کی گندم - جو - موٹھ - اور انجیر انگلستان کو گئی - یہہ قسم سنہ ۹۶ء کی انہیں نو مہینوں کی درآمد سے چار لاکھ اور سنہ ۹۵ء سے تین لاکھ پونڈ زیادہ ہے - اس اثنار میں کل قسم کی چیزیں ۳۷۸۵۵۰۱ پونڈ کی انگلستان سے ٹرکی کو گئی - جو سنہ ۹۶ء سے ۹ لاکھ اور سنہ ۹۵ء سے چار لاکھ پونڈ زیادہ ہے - اس صدہ میں فقط سمرنا کے بندرگاہ سے ۳۳۰ ۳۴۴ ٹن جو اور ۱۸۶۰ ٹن موٹھ دمونگ ۲۴ سٹیمروں میں ممالک غیر کو گئی جنمیں سے ۲۱۰۱ ٹن جو اور ۱۱۲۰ ٹن موٹھ مونگ انگلستان کو گئی

ٹرکی اور جاپان میں تین برس کی میعاد کیلئے تجارتی معاہدہ ہوا ہے - دونوں ملک محصول درآمد نہیں لینگے - اور ایکدوسرے ملک میں قونصل مقرر کرینگے +

تازہ خبریں معہ حواشی

لندن ۱۵ - نومبر ٹرکی و یونان - موسم زمستان کی وجہہ سے ٹرکی و یونانی حد بندی کی کمیشن موسم بہار پر ملتوی کردیگئی ہے - (یعنی ترکی فوج جاڑوں بھر جبراً نہیں بلکہ استحقاقاً تھیسلی پر قابض رہیگی - کیونکہ جبتک سرحدی تعیین نہ ہو اُسے صوبہ مذکور کی چھوڑنے پر کوئی مجبور نہیں کرسکتا +

لندن ۱۵ - نومبر - انگلستان کے مزدور و نکا ایکا - سر میکائل ہکس بیچ وزیر خزانہ نے بمقام برسٹل تقریر کرتے ہوئے بحری مزدوروں اور کاریگروں کے اتفاق کرکے کام چھوڑ بیٹھنے کی نسبت ارشاد فرمایا کہ مالکان اور کاریگروں میں مصالحت ہوجانیکی کچھ امید ہوگئی ہے - تاہم میں افسوس سے بیان کرتا ہوں کہ کاریگروں کے سرغناؤں کو کچھ پروا نہیں کہ ملک کی تجارت رہے یا برباد ہو - اُنکی مزدوری میں اضافہ اور وقت میں تخفیف کیجائے مجھے امید ہے کہ اُنکو مساوات الحقوقی کا نیا خبط نہیں ہوگا - ورنہ یہہ علت جگ اور وبا سے بڑھکر ملک کی تباہی کا باعث ہوگی - مجھے تعجب ہے کہ مسٹر مورلے ایسے مدبر نے بھی پارلیمنٹ میں لکھا تھا کہ مالکوں کو آٹھ گھنٹہ یومیہ وقت کرنے پر مجبور کیا جائے - تنازعہ کاریگراں و کارخانہ داراں کی مفصل کیفیت یکم نومبر کے پرچہ میں بیان ہوچکی ہے

لندن ۱۴ - نومبر - قضیہ کریٹ کیلئے غالباً خود سردار کمشنر فوج لیکر جائینگے +

لندن ۱۳ - نومبر - مقتول جرمن پادریوں کی قصاص طلبی کیلئے جو چین کے صوبہ شنتنگ میں مارے گئے ہیں جرمن بیڑہ کو ساحل شنتنگ کیطرف جانیکا حکم دیا گیا ہے (شنتنگ خلیج پچیلی کی جنوب میں ایک صوبہ کا نام ہے اور اس نام کی اس بھی ہے صوبہ مذکور لیکن ہے دو اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب ہے - بعد کی تار مظہر ہے کہ صوبہ مذکور کی خلیج کیوشان کے ساحل پر جرمنی فوج مطالبہ قصاص کیلئے اتار دیگئی ہے جو موسم سرما میں رہیگی اور اُسکے لئے بارکیں تیار کرنی شروع کردیگئی ہیں

لندن ۱۵ - نومبر افریقہ میں یورپین رقابت - فرانسیسی شاہزادہ نہری ڈی اولیان جسکا ذکر کئی دفعہ ہوچکا ہے - ایک عظیم مہم کی تیار کرنی میں مصروف ہے جسمیں مغربی افریقہ کے بہادر ہوسا لوگوں کی بھی ایک پلٹن ہوگی مہم کا مدعا یہہ ہے کہ ایم لیوٹیف کو شیدستہ کرکے سردار کجنہ سے پہلے جبش کیطرف سے نسرطوم اور تمام علاقہ ملحقہ پر اور پھر وہاں سے علاقہ جہیل وکٹوریہ نیانزا پر قبضہ کرلینے میں مدد دی جائے - مہم مذکور فرانس کی جنوبی بندرگاہ مرسیلیا سے دسمبر میں روانہ ہوگی - ایم لیوٹیٹ شاہ حبش کو نئی صوبجات کی آمدنی کا دسواں حصہ بطور خراج دیا کریگا مغربی افریقہ میں ماسکر کمپنی کی افسیر میجر آرلڈ میکسم توپیں اور سپاہی لیکر شاہ عیداہ پر چڑھائی کرنیکو لئے جو انگریزی علاقہ پر یورش کرکے غلام بنا کر لیجاتا ہے - لوکوجا (صدر نظام) سے روانہ ہوئے ہیں - م

مصر کی نسبت فرانس کی کمیٹی حساب کتاب محکمہ خارجیہ نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے کہ مصری گورنمنٹ انگلستان کی تحریک سے عدالتہائے مختلطہ میں جو ترمیم کرنا چاہتی ہے - اوسی فرانس اور کوئی دوسری سلطنتیں ہرگز منظور نہیں کرینگی - قرضخواہان مصر کیلئے ان عدالتوں سے بڑھکر اور کوئی ضمانت نہیں ہے اور اُنکے توڑ دینے سے فرانس کے اقتدار کو نقصان پہنچیگا +

لندن ۱۷ نومبر - ٹرکی اور آسٹریا - رائٹر کی نئی جدت طرازی - آسٹریا کی کمپنی جہازرانی لیوڈ کمپنی کے ایجنٹ ایم بداز اپولی کو جبر مرسیلیا کے آرمینیوں سے سازش رکھنے کا الزام لگایا گیا تھا بندرمذکور سے سرسری طور پر خارج کردینے سے برافروختہ ہوکر آسٹریا نے بالجبر سے جمعرات آئندہ (۱۸ نومبر) تک ہرجانہ ادا کرنیکا مطالبہ کرکے بصورت عدم تعمیل مرسینا پر گولہ باری کرنیکی دھمکی دی ہے - (پچھلے ہفتہ یونانی تاوان جنگ کی خرچ کی جانیکے متعلق روس اور روم میں غیر دوستانہ پیرایہ میں نامہ و پیام ہونیکی خبر اچانک دیکر رائٹر ایجنسی نے اوسکا پھر ہونے سے نام نہیں لیا اُسکا انجام کیا ہوا - مگر واقفکار لوگوں نے یہہ خبر پڑھتے ہی رائٹر کی فحتل ماغی پر محمول کرلیا ہوگا - کیونکہ تاوان جنگ کی ابھی تک ایک کوڑی ٹرکی کو وصول ہوئی نہیں اور یونانی وزیر مال کی گاشتی یورپ کی ساہوکاروں کے دروازوں پر بھٹکتی پھر رہی ہیں اور کوئی صورت روپیہ بہم پہونچنے کی ابھی تک ہوئی نہیں تو پھر اوسکے خرچ پر روس یا کوئی اور سلطنت کیا اعتراض کرسکتی تھی - یہہ تو وہی مثل ہوئی - کہ روئی نہ کپاس کوئی سے بہم لٹھم لٹھا اور ابھی یہہ امر بالکل علیحدہ رہا کہ کسی سلطنت کو دوسری پر یہہ اعتراض کرنیکا کوئی منصب حاصل نہیں کہ وہ اپنا روپیہ کیونکر کسی خاص کام پر صرف کررہی ہے - غالباً رائٹر ایجنسی کے نامہ نگار کو بچوا اسی اور حماقت کو دورہ سے ابھی صحت نہیں ہوئی - یا پہلی لغو خبر کی خفت مٹانی کیلئے اُس سے بھی بڑھکر سفاہت ظاہر کرنا اسنے ضروری سمجھ لیا ہوگا - اگر اخراج کا معاملہ درست بھی ہو تو بھی یہہ کبھی باور نہیں ہوسکتا کہ ایک مہذب سلطنت ایکدوسری ہمپایہ سلطنت کو جسکو وہ کبھی ماتحت اور باجگذار بھی رہچکی ہو ایسے الفاظ و انداز سے مخاطب کرے جسے بازاری لوگ بھی پسند نہ کرتے ہوں ناظرین کو غالباً معلوم ہوگا کہ دول متمدنہ باہمی خطوط کتابت میں آداب و مراتب کا بدرجہ اتم لحاظ رکھتے ہیں - اور ایسی نامہ و پیام میں انکی صاف سے صاف دھمکی یا ناراضگی بھی ہزاروں پردوں میں پنہاں ہوتی ہے - اور جب مطلب بات پیچ در پیچ کہکر زبان پر لایا جاتا ہے - پس بفرض محال اگر یہہ خبر درست بھی ہو تو تو آسٹریا کی گورنمنٹ نے ایسا گستاخانہ انداز کبھی اختیار نہ کیا ہوگا - اور سلطان المعظم کے اسکے مطالبات

کو تسلیم کر لینے کی بعد کی خبر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ کوئی بہت ہی خفیف معاملہ تھا جسکا اسقدر جلد تصفیہ ہو گیا ہے۔ اور سلطان المکرم نے اپنے دوست شہنشاہ آسٹریا کی گورنمنٹ کو جسنے حال ہی میں مجروحین عساکر عثمانیہ کے لئے بیش بہا تحائف ارسال کئے تھے اور اسکے ڈاکٹر عرصہ تک بہادر ترکوں کی تیمارداری کرتے رہے تھے۔ زیادہ تردد میں رکھنا گوارا نہیں فرمایا۔ ورنہ اگر گورنمنٹ مذکور کوئی بے ادبانہ درخواست کی ہوتی تو وہ اولوالعزم اور طاقتور شہنشاہ جسنے ۱۸۹۵ء میں ہرشش دول عظام کی ان متفقہ اور پرزور درخواست کو انکے سفراء کو ایک کے بجائے دو چھوٹی چھوٹی جنگی جہاز قسطنطنیہ میں رکھنے کی اجازت دیجاتی کئی ہفتوں تک منظور نکیا تھا۔ ہرگز اپنے خاندان کے سابق باجگذار ملک کیطرف ایسی بے ادبانہ حرکت کو سرزد ہونیکو گوارا نہ فرماتے +

مرسینا ایشیا کوچک کی جنوبی ساحل پر قبرس کے مقابل ایک بندرگاہ ہے۔ اور اداںہ۔ طرسوس مرسینا ریلوے کا انتہائی سٹیشن ہے۔ اڈیٹر) +

لنڈن۔ ۱۶۔ نومبر۔ روس نے بندر اوڈیسہ سے ۳۰۔ افسر اور آٹھ ہزار کاسک پانچو ریلوے کی تعمیر کی حفاظت کیلئے براہ سمندر ولیڈی وسٹاک کو روانہ کئے ہیں +

وائنا۔ ۱۷۔ نومبر۔ شہنشاہ آسٹریا نے ملک کی نیابتوں کے حاضر خدمت ہونے پر صلح و امن کی خواہش ظاہر کرنیوالی تقریر کر کے اتحاد ثلاثہ کی مضبوطی اور نیز آسٹریا و روس میں دوستی ہونیکا ذکر کیا قیصر موصوف نے معاملہ مرسینا کے متعلق بابعالی سے رنجیدگی پیدا ہو جانیکا کوئی ذکر نکیا۔ (اس تار سے صاف واضح ہوتا ہے کہ معاملہ مرسینا کی نسبت جو رائے ہمنے اوپر ظاہر کی ہے وہ بالکل درست ہے۔ اگر معاملہ ویسا ہی خطرناک اور اہم ہوتا جیسا کہ رائٹر کی تار سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو کبھی ممکن نہ تھا کہ قیصر اسکی طرف مطلقاً اشارہ نکرتے۔ اڈیٹر)

لنڈن۔ ۱۷۔ نومبر۔ **بورنیو کے انگریزی علاقہ**۔ یعنی شمالی بورنیو کمپنی کی میجر مجلس نے سالانہ جلسہ میں بیان کیا۔ کہ اگر دیسی قبائل نے شرارت صالح کی موجبات رنجش (جسنے پچھلے دنوں بغاوت کی تھی) معلوم ہو جائیں تو کمپنی انکی تلافی کرنیکے لئے بالکل تیار ہے +

لنڈن۔ ۱۸۔ نومبر۔ **بابعالی اور آسٹریا**۔ کہا جاتا ہے کہ سلطان المعظم نے آسٹریا کے مطالبات کی پوری پوری تعمیل کئے جانیکا حکم دیا ہے۔ ان مطالبات میں آن اڑھائی لاکھ پونڈ ونکی ادائگی کا بھی تقاضا تھا جو اورینٹل ریلوے لائنوں (یعنی سالونیکا۔ قسطنطنیہ و قسطنطنیہ ایڈریانوپل لائنیں) کی بابت جنکو آسٹریا کی کمپنی نے تعمیر کیا ہے بابعالی سے واجب الوصول تھی۔ بعد کی تار مظہر ہے کہ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے

لنڈن۔ ۱۸۔ نومبر۔ **چین و جرمنی**۔ جرمن جہاز یورپین بیٹریوں سے جو کریٹ پر متعین ہیں علیحدہ ہو گیا ہے۔ تاکہ اس سے دوسری جگہ کام لیا جائے۔ جب جرمنی فوج کیا شوین آتری تو وہانکی پانچہزار چینی فوج جرم دبا کر بھاگ گئی +

لنڈن ۱۹۔ نومبر۔ **لندن میں آتش زدگی عظیم**۔ ۱۹ کو لندن کے کئی محلے بالکل خاکستر اور بعض نیم تباہ ہوئے۔ نقصان کا اندازہ چھہ کروڑ روپیہ کا کیا گیا ہے ۱۶۶۶ء کے بعد ایسی خوفناک آتشزدگی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ لندن کی کل انجن آگ فرو کرنے میں مصروف تھے

لنڈن ۱۹ نومبر۔ **کریٹ**۔ گورہ فوج کے ایک اور دستہ کو کریٹ جانیکا حکم ملا ہے۔ کرنیل شیفر کی تقرری کا ارادہ ترک کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ بعض سلطنتوں کو شک تھا کہ وہ انگریزونکا طرفدار ہے۔ (کرنیل شیفر پہلے ترکی فوج میں ملازم تھا۔ وہاں سے وہ بلا اطلاع بھاگ گیا۔ پھر گورنمنٹ انگلشیہ نے اوسے مصر کی خفیہ پولیس کا افسر اعلیٰ مقرر کر دیا۔ جیسا بقول مصری اخبارات اوسنے انسداد بردہ فروشی کی آڑ میں کئی مصری شرفاء کو ذلیل و بیحرمت کیا آخر خدیو نے اوسے نوسو روپیہ ماہوار کی پنشن دیکر علیحدہ کر دیا۔ جب اوسکی عارضی تقرری کی خبر آخر اکتوبر میں مشہور ہوئی تھی تو مصری اور ترکی اخبارات نے اُسی وقت کہدیا تھا کہ بابعالی اُس شخص کو کبھی منظور نہیں کریگا چنانچہ ویسا ہی ظہور میں آیا۔ اڈیٹر)

مختلف خبریں

افسوس مہاراجہ فریدکوٹ سخت بیمار ہیں۔ لاہور سے ڈاکٹر کوٹس معالجہ کے لئے گئے ہیں +

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی لاہور نے مسٹر نولٹن پرنسپل ٹریننگ کالج کو اپنا سکرٹری مقرر کیا ہے

روسی سفارت روسی ساخت کی پارچات کے نمونے بھی اپنے ہمراہ حبش کو لیگئی ہے کہ روسی کپڑے کو وہاں فروغ دے۔ سنٹ پیٹرزبرگ میں روس اور حبش میں تجارت کی ترقی و توسیع کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کیگئی ہے۔ ہندیونکو اپنے ملک کی ساخت ممالک غیر کو بھیجنا تو درکنار کبھی یہہ دن بھی نصیب ہوگا کہ وہ اپنی ہی ضروریات کو خود پورا کر سکیں +

شاہ سیام۔ براہ سویزوطن مالوف واپس جانیکو لئے ۱۶۔ نومبر کو قاہرہ سے روانہ ہو گئے +

تجویز پیش کیگئی ہے کہ قحط فنڈ کا فاضلہ روپیہ چاٹگانو کے طوفان زدگان کی امداد پر خرچ کیا جائے۔ امیر الامراء نواب حبیب بہادر مرشد آبادنے انکے لئے چار سو روپیہ عنایت کیا ہے۔ لفٹنٹ گورنر بنگال ۱۸ کو کلکتہ سے چاٹگاؤں گئے۔ ۲۴ کو واپس آئینگے۔ قحط فنڈ سے ۱۶۔ نومبر تک پچاس ہزار روپیہ چاٹگاؤں کو بھیجا گیا۔ اور ابھی اور روانہ کیا جائیگا +

نواب وائسرائے معہ مصاحبین جنوری آئندہ میں کسوف کا ل دیکھنے لئے بکسر یا ڈھراون جائینگے

پنجاب گورنمنٹ عنقریب احکام نافذ کرنیوالی ہے کہ باشندگان ضلع کوہاٹ فوجی چوکیوں اور فوجی آمد و رفت کی سڑکوں کے قریب ایک معینہ فاصلہ تک اسلحہ باندھکر نہ پھریں +

پنڈت لیکھرام کے قتل کے الزام میں ایک شخص ریاست کشمیر سے گرفتار کیا گیا ہے۔ جسکو بمقام راولپنڈی مقتول کی بیوہ اور ماں نے شناخت کیا ہے کہ یہی قاتل ہے +

مدراس بنک اپنا سرمایہ پچاس سے ساٹھ لاکھ کرنا چاہتا ہے۔ دس لاکھ کے اضافہ کے دو ہزار حصص ہونگے +

اخبار پروتو داکی اپیل، اکوہائی کورٹ بمبئی میں پیش ہوئی، عدالت نے ابھی فیصلہ نہیں دیا

سر سالسٹر پاین ۲۰۔ نومبر کو کابل سے روانہ ہو گئے ہونگے وہ براہ قندھار و چمن ہندوستان آئینگے امیر صاحب کابل ہی میں مقیم ہیں۔ اور انکی صحت بہت اچھی ہے +

مدراس میں سرائی بارش کی سخت ضرورت ہے۔ اگر بارش نہ ہوئی تو شدید قحط کا اندیشہ ہے +

ٹراونکور کے صدر مقام ٹراونڈرم کی جیلخانہ میں ۱۱۲ قیدیوں نے بلوہ کیا اور برقندازونکی حراست سے بھاگ کر مہاراجہ کے محل کے سامنے جمع ہوئے کہ جدید پابندیونکو ہٹا دیا جائے۔ آخر فوج نے پھر سب کو گرفتار کر کے جیل پہنچا دیا +

گورنمنٹ نظام نے شش لاکھ کی پہلی مقبولہ درخواستوں کے علاوہ ہفتہ گذشتہ میں چھ لاکھ روپیہ کی اور درخواستیں منظور کیں اور صرف دو لاکھ کی پرامیسری نوٹ قابل فروخت باقی رہگئی تھی +

کلکتہ میں ۲۰ ماہ حال سے یومیہ پندرہ دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہے۔ اور اتنی ہی ڈاک گاڑیاں یومیہ کلکتہ میں داخل ہوتی ہیں +

مسٹر ٹک کی اپیل پر ویکونسل سے بھی خارج ہو گئی۔ مجرم کیطرف سے چار لائق قانونی پیروکار لارڈ چانسلر نے فیصلہ بہت مختصر دیا اور زیادہ تفصیل سے بحث کرنیکی بغیر اپیل کو مسترد کر دیا +

کلکتہ میں ۱۸۔ کی رات کو ایک یہم بائیسکل پر جا رہی تھی کہ فیض بخش ملک نام ایک بدمعاش نے بائیسکل کو پکڑ کر میم کو زمین پر گرا دیا۔ دو انگریز اسکی چیخیں سنکر جلدی موقع پر پہنچ گئے اور مجرم کو گرفتار کر لیا جو دوسرے دن عدالت میں پیش کیا گیا۔ سرکاری وکیل کی درخواست پر تمام لوگونکو کمرہ عدالت سے باہر کر دیا گیا۔ مقدمہ دو گھنٹے ہوتا رہا۔ اسکے بعد ۲۹۔ نومبر تاریخ ڈالی گئی۔ ملزم ایکہزار کی ضمانت پر ہے +

انڈمن میں ۱۹۔ ماہ حال کو غلام نے آخر کیکر سنگھ کو ۲۰ منٹ کے عرصہ میں زمین پر پچھاڑ کر کامل زک دی +

مطبع روزبازار امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ نے حکم سے چھپا